REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.
REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۴
شمارہ ۱۷

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۶ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک } ۶۰ روپے
فی پرچہ ۵۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

۴ رجب ۱۴۰۲ھ | ۲۹ شہادت ۱۳۶۱ ہش | ۲۹ اپریل ۱۹۸۲ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۶ شہادت (اپریل)۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں روزنامہ "الفضل" ربوہ مجریہ ۲۰ ماہِ رواں کے ذریعہ موصول شدہ اطلاع مظہر ہے کہ:-

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔" الحمد للہ۔

الفضل ہی سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حضور پُرنور تاحال اسلام آباد میں ہی تشریف فرما ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و تندرستی سے رکھے اور اپنی تائید سے نوازتا رہے۔ آمین۔

قادیان ۲۶ شہادت (اپریل)۔ مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ کو گھٹنے کی تکلیف میں پہلے سے کافی افاقہ ہے۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترمہ سیدہ موصوفہ کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور ہر آن آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین ۞

...mood Ahmad ...
...MASIH, QADIAN-143516
...Punjab. India.

ٹوکیو میں جماعتِ احمدیہ جاپان کا دوسرا سالانہ اجلاس

رپورٹ مرسلہ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد مبلغ انچارج جاپان

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعتِ احمدیہ جاپان کا دوسرا سالانہ اجلاس یکم جنوری ۱۹۸۱ء بروز جمعۃ المبارک احمدیہ مشن ہاؤس ٹوکیو میں منعقد ہوا جس میں احمدی دوستوں نے بڑے جذبہ اور خلوص سے شرکت کی اور اپنے اپنے رنگ میں بھرپور استفادہ کیا۔

مشن ہاؤس میں نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد ٹھیک دو بجے خاکسار کی صدارت میں اجلاس کی کارروائی تلاوتِ قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ جو مکرم شاہد رضوان خان صاحب نے کی۔ یہ سالانہ اجلاس، اس مبارک سلسلہ کا دوسرا اجلاس تھا جس کی ابتداء گزشتہ سال کی گئی تھی۔ حسبِ سابق اجلاس کے دو حصے تھے پہلے حصہ کی ساری کارروائی جاپانی زبان میں ہوئی۔ خاکسار کے ابتدائی تعارفی کلمات کے بعد مکرم مغفور احمد صاحب منیب، مکرم محمد ادریس کو بیاشی صاحب اور خاکسار نے علی الترتیب قرآن مجید، جاپانیوں کو اسلام سے متعارف کروانے کا میرا ذاتی طریق۔ اور محاسنِ اسلام کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ اس کے بعد قریباً پینتیس منٹ تک سب احبابِ جماعت نے جاپانی زبان میں اس موضوع پر باہم تبادلۂ خیالات کیا کہ جاپان میں دینِ متین کو متعارف کرنے کے لئے ہم کس کس رنگ میں مؤثر کام کر سکتے ہیں؟ پروگرام کا یہ حصہ آراء کے تنوع کی وجہ سے بہت مفید اور دلچسپ نیز احبابِ جماعت کے نیک اور پاکیزہ عزائم کا آئینہ دار تھا۔

چائے کے مختصر وقفہ کے بعد پروگرام کا دوسرا حصہ اردو زبان میں ساڑھے تین بجے شروع ہوا۔ مکرم مبشر احمد صاحب زاہد نے تلاوتِ قرآن مجید کی۔ مکرم محمد اسلم صاحب نیّر، مکرم مبشر احمد صاحب زاہد اور مکرم مغفور احمد صاحب منیب (مبلغ سلسلہ) نے علی الترتیب نماز کی اہمیت، برکاتِ خلافت اور ہماری ذمہ داریاں، محاسبۂ نفس کے موضوعات پر عمدہ تقاریر کیں۔ مکرم مرزا ظفر احمد صاحب، مکرم نذیر احمد صاحب ناصر اور مکرم شیخ پرویز احمد صاحب نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مقدس تحریرات اور ملفوظات سے درس دیا۔ مکرم شاہد رضوان خان صاحب، مکرم مغفور احمد صاحب منیب، مکرم محمد اسلم صاحب نیّر، مکرم مبشر احمد صاحب زاہد اور مکرم جاوید اختر صاحب نے دورانِ اجلاس مختلف پاکیزہ نظمیں سنائیں۔

اجلاس کے دوران مکرم منیب صاحب نے بحیثیت سیکرٹری مال جماعتِ احمدیہ جاپان احبابِ جماعت کی مالی قربانیوں کا ایک خاکہ پیش کیا۔ نیز انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت اور برکت پر روشنی ڈالی۔ اسی طرح خاکسار نے اشاعتِ دینِ متین کے سلسلہ میں کی جانے والی ان مساعی کا ایک جائزہ احبابِ جماعت کے سامنے پیش کیا۔ جن کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ جاپان کو گزشتہ سال ۱۹۸۱ء کے دوران توفیق ملی۔ اسی طرح نئے سال کے لئے تجویز کردہ اہم پروگراموں سے بھی احبابِ جماعت کو متعارف کروایا۔

اجلاس کے آخر میں خاکسار نے اختتامی تقریر کی اور اللہ تعالیٰ کے بے شمار افضال و انعامات کا ذکر کرتے ہوئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لانے اور دینِ حنیف کی سربلندی کے سلسلہ میں عائد ہونے والی ساری ذمہ داریوں کو پورے تعہد اور اہتمام سے ادا کرنے پر زور دیا۔ آخر میں سب احباب نے اجتماعی دعا میں شرکت کی۔ اور اس طرح ہمارا یہ دوسرا سالانہ اجلاس کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

جاپان میں اس وقت ہماری مختصر سی جماعت ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ و تربیت کے میدانوں میں اپنی بساط کے مطابق کام کر رہی ہے۔ امسال جلسہ سالانہ میں شمولیت کی بابرکت غرض سے بعض دوست پاکستان گئے ہوئے تھے۔ اور بعض دوست مصروفیات کی وجہ سے سالانہ اجلاس میں شرکت نہ کر سکے۔ ان وجوہ سے اگرچہ یہ ایک مختصر سا اجتماع تھا لیکن جذبہ اور تاثیر کے اعتبار سے جماعتِ احمدیہ کے عظیم روحانی اور ایمان افروز اجتماعات کی ایک جھلک اپنے اندر رکھتا تھا۔ اجلاس ختم ہوا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے احبابِ جماعت اپنے دلوں میں ایک روحانی تازگی، حرارت اور بیداری محسوس کر رہے تھے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمانوں کو ہمیشہ بڑھاتا رہے اور استقامت کے ساتھ اعمالِ صالحہ بجا لانے کی توفیق دے۔ تا ہم سب کا انجام بخیر ہو۔ آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۞

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان جگیا ٹیکسٹائل مارکیٹ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۹ شہادت ۱۳۶۱ ہش

"بدر" کے لئے آپ کی نگارشات

گزشتہ سال بدر کی توسیع اشاعت اور اس کے لئے احباب جماعت کے مخلصانہ تعاون کے حصول کی غرض سے ہندوستان کی بعض جماعتوں کا دورہ کیا گیا۔ ان ہر دو مقاصد کی تکمیل کے لئے افراد جماعت نے جہاں اپنا بھرپور اور مخلصانہ تعاون پیش کیا، وہاں بدر کے معیار کو بہتر بنانے کی غرض سے بعض اہم تجاویز بھی رکھیں۔ منجملہ ان نیک خواہشات کے قارئین کی ایک شدید خواہش یہ بھی تھی کہ جماعت کی روز افزوں ترقی اور بڑھتی ہوئی تبلیغی و تربیتی ضروریات کے پیش نظر بدر کے صفحات میں مستقل اضافہ کیا جائے ـــــ!!

دورہ کے اختتام پر قارئین بدر کی ان نیک دلی خواہشات کو نگران بورڈ کے سامنے رکھا گیا۔ اراکین بورڈ نے تمام پہلوؤں کا بغور جائزہ لینے کے بعد اس تجویز کی نہ صرف مکمل رنگ میں حمایت کی بلکہ اسے جلد از جلد عملی جامہ پہنانے کے ارادہ کا اظہار بھی فرمایا۔ مگر جیسا کہ ہم قبل ازیں وضاحت کر چکے ہیں کہ ایک طرف یہ معاملہ مستقل نوعیت کے اخراجاتِ کثیر کا متقاضی تھا تو دوسری طرف اس تجویز کے معین صورت میں سامنے آنے تک صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال کی پہلی ششماہی گزر چکی تھی۔ اس لئے ہر ممکن کوشش کے باوجود اس پر فوری طور سے عمل درآمد نہیں کیا جا سکا۔ درحقیقت یہ تمام موانع اور روکیں محض ظاہری تھیں۔ ورنہ اس تاخیر کے پس پردہ ارشادِ ربانی "قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا" کے مطابق اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور اس کی مشیت کام کر رہی تھی ـــــ!!

ہمیں یاد ہے کہ ہمارے قارئین نے اپنی اس دلی خواہش کا اظہار کرتے وقت پورے انشراح صدر اور دلی بشاشت کے ساتھ یہ مخلصانہ پیشکش بھی کی تھی کہ اضافہ صفحات کی صورت میں ہونے والے زائد اخراجات کا بوجھ قارئین بدر خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کریں گے۔ بدر کے کاغذ، کتابت، طباعت اور ترسیل پر ہونے والے اس وقت کے اخراجات کو دیکھتے ہوئے ایک سرسری سے اندازہ کے مطابق خیال کیا گیا تھا کہ چار صفحات کے اضافہ کی صورت میں ہر خریدار پر کم از کم -/۷ روپے سالانہ کا بوجھ پڑے گا۔ مگر کسے معلوم تھا کہ جب تک اضافہ صفحات کی یہ کارروائی اپنے آخری مراحل کو پہنچے گی عام ضروریاتِ زندگی کی طرح اخباری ضرورت کا سامان اور اُجرتیں بھی ہوشربا گرانی کا شکار ہو چکی ہوں گی۔ اگر اس تجویز کو اسی موقعہ پر عملی جامہ پہنا دیا جاتا تو قارئین کو اضافہ صفحات کے مستقل اخراجات کا بوجھ برداشت کرنے کے تھوڑے ہی عرصہ بعد گرانی کے باعث بڑھے ہوئے اخراجات کا بھی متحمل ہونا پڑتا۔ ظاہر ہے کہ بدلِ اشتراک میں اس صورت ہونے والا غیر معمولی اضافہ بہت سے قارئین کے لئے ناقابلِ برداشت ہوتا۔ چنانچہ جیسا کہ مثل مشہور ہے "دیر آید درست آید" جب صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ کے اجلاس میں یہ دونوں ہنگامی مد بیک وقت سامنے آئیں تو خود اراکین انجمن نے محسوس کیا کہ قارئین پر بیک وقت دونوں بوجھ ڈالنا مناسب نہیں۔ لہٰذا سردست بڑھی ہوئی گرانی کے مطابق اخبار کے چندہ میں صرف -/۶ روپے سالانہ کا اضافہ کیا جائے اور اضافہ صفحات کی صورت میں ہونے والے زائد اخراجات "گرانٹ نشر و اشاعت" سے پورے کئے جائیں۔ چنانچہ اتفاقِ رائے سے اس ضمن میں جو اہم فیصلہ کیا گیا اس سے ہم اپنے قارئین کو گزشتہ اشاعت کے ان ہی کالموں میں آگاہ کر چکے ہیں۔ انشاء اللہ ہمارا آئندہ شمارہ جو ۶ ہجرت (مئی) کی اشاعت پر مشتمل ہوگا بارہ کی بجائے سولہ صفحات کا حامل ہوگا۔ اس موقعہ پر ہم اور ہمارے قارئین ایک مرتبہ پھر صدر انجمن احمدیہ کی اس نوازش اور جرأت مندانہ اقدام کے لئے تہہ دل کیساتھ مشکور ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

محترم قارئین! جہاں تک بدر کے صفحات میں اضافہ کے باعث اس پر ہونے والے زائد اخراجات کے برداشت کرنے کا تعلق ہے اب تک ہم اس ذمہ داری سے فی الحال بری الذمہ ہو چکے ہیں مگر اب ہمارے سامنے اس سے بھی بڑا اور اہم سوال یہ ہے کہ ان چار صفحات کے اضافہ کے بعد سلسلہ کی ضروریات اور آپ کی نیک خواہشات کے مطابق بدر کی ترتیب میں کون کون سی اہم تبدیلیاں لائی جائیں اور اس کے صفحات کو وقتی تقاضوں سے ہم آہنگ کرتے ہوئے کیونکر زیادہ سے زیادہ مفید اور کارآمد بنایا جائے ـــ؟ ظاہر ہے کہ اس اہم سوال کو حل کرنا صرف عملہ ادارت کے بس کی بات نہیں ـــ!!

اخبار بین احباب بخوبی جانتے ہیں کہ آج کے ترقی یافتہ دور میں شائع ہونے والے اخبارات و رسائل کا معیار بہت بلند اور باہمی مقابلہ روز بروز سخت ہوتا جا رہا ہے۔ اور چونکہ ان کے پاس ہر قسم کے وسائل ہیں اس لئے ان میں سے کوئی بھی معیاری جریدہ ایسا نہیں جس کے کسی ایک شمارہ کی ترتیب میں بیسیوں عقل و دماغ منہمک نہیں ہوتے۔ اس کے بالمقابل بدر کا موجودہ عملہ ادارت صرف دو افراد پر مشتمل ہے جسے نظام سلسلہ کی طرف سے تفویض کردہ مستقل نوعیت کی دوسری ذمہ داریوں کی ادائیگی کے بعد فارغ اوقات میں اخبار بدر کی ادارتی ذمہ داریاں ادا کرنی پڑتی ہیں۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۳ پر)

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

دعوتِ ولیمہ کا بابرکت اہتمام

حضور نے احباب کے ہمراہ کھانا تناول فرمایا اور دعا کروائی

ربوہ ۔ ۱۲ شہادت (اپریل)۔ بارگاہِ رب العزت میں مخلص اور متواتر دعاؤں کی قبولیت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارات عطا ہونے کے نتیجہ میں حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱ اپریل ۱۹۸۲ء کو اپنا عقدِ ثانی حضرت سیّدہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ کے ساتھ فرمایا اور رخصتانہ بھی اسی روز عمل میں آیا۔ اس کے ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے آج رات بعد از نماز عشاء اپنی رہائش گاہ کے عقبی میدان میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کرایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ربوہ اور باہر سے آئے ہوئے اڑھائی سو کے قریب احباب کے ہمراہ کھانا تناول فرمایا۔ اور اس کے بعد دعا کروائی۔ خواتین نے بھی پردہ میں دعوتِ ولیمہ میں شرکت کی۔ حضور ایدہ اللہ کے صاحبزادگان محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب نے بیرونی گیٹوں پر احباب کا استقبال فرمایا۔ اور جملہ انتظامات کی نگرانی فرمائی ـــــ حضور ایدہ اللہ نماز عشاء سے فارغ ہونے کے بعد سوا نو بجے اپنی رہائش گاہ کے عقبی لان میں تشریف لائے۔ چند منٹ احباب کے درمیان تشریف فرما ہونے اور گفتگو فرمانے کے بعد حضور نے جملہ احباب کے ہمراہ کمال سادگی سے ترتیب دی گئی طعام گاہ میں کھانا تناول فرمایا۔ بعد ازاں قریباً پونے دس بجے حضور نے دعا کروائی۔ اور جملہ احباب کی آمد پر ان کا شکریہ ادا فرمایا۔ اور السلام علیکم ورحمۃ و برکاتہٗ کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

بنامِ قادیان

مکرم منور نصر اللہ خان صاحب ایاز۔ ڈسکہ

مضطرب تھا مدتوں سے تشنہ کامِ قادیاں
ہو رہا ہے اب شریکِ دورِ جامِ قادیاں

اپنے چہرے پر لئے عزمِ جواں حسنِ یقیں
کس قدر مسرور و شاداں ہے غلامِ قادیاں

ہاں چلا چل جانبِ دارالاماں ہمت نہ ہار
منتظر ہوں گے در و دیوار و بامِ قادیاں

بادشاہ مانگیں گے تیرے آستاں سے برکتیں
تجھ کو پہنچانا ہے دنیا تک پیامِ قادیاں

تاج و تخت و بادشاہی ہیچ ہے اس کے حضور
بادشاہوں سے بھی بڑھ کر ہے غلامِ قادیاں

جو کوئی بھی تشنہ لب آیا، پیا وحدت کا جام
ہے نرالا ساقیٔ کوثر نظامِ قادیاں

ہو نہ یوں پامالِ غم راہروِ راہِ طلب!
ایک دن یہ ساتھ ہوں گے اور زمامِ قادیاں

مرقدِ اقدس پہ جب پہنچو بہا دینا ندیم!
میری جانب سے بھی کچھ آنسو بنامِ قادیاں

کیا ستم ہے یہ بتا اے گردشِ لیل و نہار
قادیاں سے دور بیٹھے ہیں امامِ قادیاں

صبحِ ربوہ گو میسر ہے ہمیں لیکن ایاز!
بس رہی ہے آج تک آنکھوں میں شامِ قادیاں

(منقول از الفضل ۲ جنوری ۱۹۵۵ء)

حقیقی عزّت اور شرف کا منبع اور سرچشمہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے!

جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد انسان کا انسان سے پیار قائم کرنا ہے!

ہمارا کام یہ ہے کہ دُنیا سے فساد مٹا کر اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لے آئیں

مسجد اقصیٰ ربوہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پُر معارف اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کا خلاصہ

ربوہ ۲ شہادت (اپریل)۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں نمازِ جمعہ مسجد اقصیٰ میں پڑھائی۔ اور نماز سے قبل پُر معارف اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا کہ عزت و شرف کا حصول انسانی فطرت میں شامل ہے۔ بعض لوگ عزت اپنے ربِ کریم کی نگاہ میں دیکھتے ہیں اور دوسرے لوگ عزت کے حصول کے لئے انسانوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور اس کے لئے دولت مندوں کے گرد گھومتے ہیں۔ خاندانی طور پر معزز کہلانے والوں سے روابط قائم کرتے ہیں۔ بعض اثر و رسوخ کو عزت کا ذریعہ قرار دیتے ہیں۔ اور بعض لوگ علم کو عزت کا سرچشمہ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ یہ سب جھوٹ ہے۔ اللہ کے سوا کسی اور سے عزت نہیں مل سکتی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا

یعنی عزت ساری کی ساری ہر رنگ اور ہر جہت میں اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ عزت کے سب سامان اللہ تعالیٰ نے پیدا کئے ہیں۔ اور عزت کے حصول کی ساری راہیں اُس نے کھولی ہیں۔ اس لئے حقیقی عزت کی بخشش اس کے دربار سے ہوگی۔ حضور نے فرمایا یہ دُنیا تو آج جس کو سر پر اُٹھاتی ہے۔ کل اُسی کو گالیاں دینا شروع کر دیتی ہے۔ جب اثر و رسوخ آیا تو گھٹنوں کو ہاتھ لگاتے ہیں۔ اور جب اثر و رسوخ گیا تو اُسی کو بوٹ سے ٹھڈے مارتے ہیں۔ حقیقی عزت کا حصول تو جب ہی ممکن ہے جب انسان اپنی عاجزی اور فروتنی کے مقام کو نہ چھوڑے۔

حضور ایدہ اللہ نے آیات قرآنی سے استنباط کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ حقیقت یہ ہے کہ عزت کے سب سامان آسمان پر اللہ کے پاس ہیں۔ مگر جو لوگ اس بات کو بھول کر اپنی خواہشوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ اللہ کو چھوڑ کر وہ کہیں اور سے عزت حاصل کر لیں گے وہ شدید غلطی کے مُرتکب ہو رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا قرآن کریم سارے کا سارا انسان کے لئے شرف اور عزت کا موجب ہے۔ قرآن کریم نے بحیثیت انسان، انسان کی عزت اور بلند مرتبے کا بڑے حسین پیرائے میں ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فرمایا تھا کہ اگر آپؐ نہ ہوتے تو دُنیا کو نہ پیدا کیا جاتا۔ تاہم اُس نے آپؐ ہی کے مُنہ سے اعلان بھی کرایا کہ

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

یعنی انسان ہونے کے لحاظ سے تم میں اور مجھ میں کوئی فرق نہیں۔ حضور نے یہ لطیف نکتہ بیان فرمایا کہ یہ بات نہیں ہے کہ اللہ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ الفاظ کہلوا کر آپؐ کو ساتویں آسمان پر سے لا کر زمین پر انسان کے برابر کھڑا کر دیا ہے۔ بلکہ حقیقی بات یہ ہے کہ انسانی شرف کے لحاظ سے ہر چھوٹے سے چھوٹے انسان کو اُٹھا کر بحیثیت انسان اس مقام پر پہنچا دیا ہے جہاں پر محمد صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔

حضور نے اِس سلسلہ میں ایک اور نکتہ کی بھی وضاحت فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ انسان انسان میں اس کی استعدادوں کے لحاظ سے فرق ہے۔ مگر اس میں کوئی فرق نہیں کہ سب کو اللہ نے انسان بنایا ہے۔ پھر یہ کہ اللہ نے انسان کو جو جو استعدادیں دی ہیں یعنی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور رُوحانی قوتیں اور استعدادیں ان کو کمال نشو و نما تک پہنچانا انسان کی زندگی کا مقصد بھی قرار دیا گیا ہے۔ اب اگر ایک شخص اپنی خداداد طاقتوں کو وہ جس پایہ کی بھی ہیں۔ اپنی استعداد کے مطابق کمال نشو و نما تک پہنچا دے تو وہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس لحاظ سے مماثلت حاصل کرے گا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی تمام استعدادوں کو کمال نشو و نما تک پہنچایا۔ اور اس شخص مذکور نے بھی اپنی صلاحیتوں کو آپؐ کی اتباع میں اپنے محدود دائرے کے اندر کمال نشو و نما تک پہنچانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فرمایا گیا کہ

اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ

کہ میں تو اس بات کی اتباع کرتا ہوں کہ جو مجھ پر وحی کی گئی ہے اور انسان کو یہ کہا کہ تم صرف اس بات کی اتباع کرو جو محمدؐ پر نازل کی گئی۔ اور تم کو جو بھی صلاحیتیں دی گئی ہیں ان کو اپنے اپنے دائرے میں کمال نشو و نما تک پہنچاؤ۔ تو اس لحاظ سے ایسا شخص بشری طاقتوں کو کمال نشو و نما تک پہنچانے کے لحاظ سے نبیؐ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مماثلت حاصل کرلے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو استعدادیں اور طاقتیں دی گئی تھیں اُن کی وسعت کا علم حاصل کرنا بھی ممکن نہیں۔ حضور نے فرمایا، میں نے بڑا سوچا ہے اور اس بات پر بڑا غور کیا ہے اور میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ انسانی عقل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم صلاحیتوں کا تصور تک نہیں کر سکتی۔

حضور نے فرمایا، قرآنِ کریم نے شرفِ انسانی کو بڑے حسین رنگ میں قائم کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ ہر انسان فطرتاً شریف ہے۔

حضور نے فرمایا، جس وجود کو اللہ تعالیٰ نے اِن سے پیدا کیا ہے کہ وہ اللہ کی صفات کا رنگ اپنے اُوپر چڑھائے وہ یہ رنگ چڑھانے کی وجہ سے ہی معزز اور قابلِ احترام قرار پاتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا اپنے اُوپر رنگ چڑھانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر انسان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تم اتباع کرو گے تو

يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے گا۔

اِس وضاحت کے بعد حضور نے فرمایا، اِس وقت دُنیا کے فساد کی سب سے بڑی وجہ ہی یہ ہے کہ انسان انسان سے محبت نہیں کرتا۔ حضور نے فرمایا، جماعتِ احمدیہ کے قیام کی ایک ہی وجہ ہے کہ انسان کو یہ بھُولا ہوا سبق یاد دلایا جائے کہ انسان انسان سے پیار کرنے اور ایک دوسرے کا شرف و مرتبہ قائم کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

حضور نے فرمایا، ہمارا یہ کام ہے کہ ہم دُنیا سے فساد کو مٹا کر نوعِ انسانی کو محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹھنڈے سائے تلے لے آئیں۔ حضور نے دُعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ انسان پر رحم کرے۔ اور ایسے سامان پیدا کرے کہ جس گند میں آج انسانیت پھنسی ہوئی ہے اس میں سے وہ نکل سکے۔ اللہ تعالیٰ کا عرفان اور خشیت دل میں پیدا کرے۔ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو پہچانے اور آپؐ کے نام سے برکت حاصل کرے۔ ساری دنیا میں شرفِ انسانی قائم ہو۔ اور انسان اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس مقصود کو پانے والا ہو جس کے لئے اُسے پیدا کیا گیا ہے۔ اور ہمیں اللہ تعالیٰ یہ توفیق دے کہ ہم دُنیا بھر کو یہ باتیں بتانے اور سکھانے میں کامیاب ہوں۔ ہم دُنیا کے آرام اور عزتوں کی خاطر خدا تعالیٰ کو بھُول نہ جائیں۔ اسی کے دروازے کو کھٹکھٹانے والے ہوں۔ اور اُسی سے ہمیشہ پانے والے ہوں۔

آمین ٭

(منقول از روزنامہ الفضل ربوہ
مجریہ ۵ اپریل ۱۹۸۲ء)

بدر کے لئے آپ کی نگارشات - بقیہ اداریہ (صفحہ ۲)

دوسری طرف اخبار بدر کو ہندوستان کے ذی علم اور اہلِ قلم احباب جماعت کا تعاون بھی اس رنگ میں نہیں مل رہا جیسا کہ ملنا چاہیئے۔ ظاہر ہے کہ اس صورتِ حال کی موجودگی میں بدر کے صفحات کو اس وقت تک مفید اور اس کے مجموعی معیار کو بلند نہیں کیا جا سکتا جب تک ہمیں اپنے محترم قارئین کا بھرپور قلمی تعاون، گراں قدر مشورے اور خصوصی دُعائیں حاصل نہیں ہوتیں۔ اس سلسلہ میں ہم اپنی چند گزارشات انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ شمارے میں آپ کے گوش گزار کریں گے ٭

خورشید احمد انور

دارالہجرت ربوہ میں

جماعت احمدیہ کی ۶۳ ویں مجلس مشاورت کا بابرکت اور کامیاب انعقاد

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور افتتاحی و اختتامی خطابات

اندرون و بیرون ملک سے ۶۳۹ نمائندگان کی شرکت ⊛ آئندہ مالی سال کے دوران تینوں انجمنوں کیلئے بحیثیت مجموعی سات کروڑ روپے کے بجٹ کی منظوری ⊛ اہم تجاویز پر تفصیلی غور و فکر

ربوہ ۲۸ امان (مارچ)۔ جماعت احمدیہ کی ۶۳ ویں مجلس مشاورت جو ایوان محمود کے وسیع و عریض ہال میں ۲۶ ماہ رواں کو اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور پُرسوز دعاؤں کے ساتھ آغاز پذیر ہوئی تھی، مسلسل تین روز تک جاری رہنے کے بعد آج بوقت دوپہر تقریباً ایک بجے بفضل اللہ تعالیٰ نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔

اس مشاورت میں مرکزی نمائندگان سمیت اندرون اور بیرون ملک سے ۶۳۹ نمائندے شریک ہوئے۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہر مرحلہ پر نمائندگان شوریٰ کی مشفقانہ راہنمائی فرمانے کے علاوہ افتتاحی اور اختتامی نشستوں میں اپنے پُرمغز اور انتہائی بصیرت افروز خطابات سے بھی نوازا۔

پہلے روز کی کارروائی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چار بجکر چند منٹ پر ایوان محمود میں تشریف لائے۔ حضور کی آمد کے ساتھ ہی تمام احباب کرام اپنی اپنی نشستوں پر احتراماً کھڑے ہو گئے۔ حضور نے ہاتھ بلند فرما کر احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔ اور احباب کو اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھنے کا ارشاد فرمایا۔ مشاورت کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد حضور نے دعا کروائی۔

پُرمعز افتتاحی خطاب

دعا کے بعد تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا، قرآن کریم میں مشورہ کرنے کا حکم ہے۔ اور مشورہ کرنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ اس میں بہت سی حکمتیں ہیں۔ ہر انسان کا دماغ اور فکر اور سوچ دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ اور جب ہر ذہن کو یہ موقعہ دیا جائے کہ وہ ہر وہ بات جو اس کے نزدیک سلسلہ کے مفاد میں ہے بے تکلفی سے بیان کرے تو کئی کام کی باتیں معلوم ہو جاتی ہیں۔ حضور نے فرمایا، مشورہ لینے کی دوسری حکمت یہ ہے کہ مشورہ لینے والا اس تکبر میں مبتلا نہ ہو جائے کہ میرے علاوہ کسی اور کے دماغ میں یہ بات آ ہی نہیں سکتی۔ حضور نے فرمایا، لیکن فیصلہ کرنا مشورہ لینے والے کے ہاتھ میں ہے۔ سُننا ضروری ہے لیکن ہر مشورہ کو ماننا ضروری نہیں۔ اور یہ اس لئے ضروری نہیں کہ یہ ممکن نہیں ہے۔ مثلاً ایک موضوع پر ۵۰ یا ۱۰۰ رائیں آجاتی ہیں۔ اور وہ ہوں بھی باہم متضاد تو یہ ممکن نہیں کہ سبھی متضاد مشوروں پر عمل شروع کر دیا جائے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ پچاس مشوروں میں ہر رائے میں کوئی ایک ایسی بات ہو جو مفید ہو اور اس طرح سے پچاس چھوٹے چھوٹے ایسے نکتے اکٹھے کر کے جن میں کوئی تضاد نہ ہو ایک نئی بات بنالی جائے۔

حضور نے اس سلسلے میں ضمنی طور پر احباب کرام کو متوجہ فرمایا کہ نئے آنے والوں کے سامنے پُرانی روایات رکھی جانی ضروری ہیں تاکہ غلط رستے پر چلنے کا سلسلہ نہ شروع ہو جائے۔ حضور نے فرمایا یہ بات بہت اہم ہے اور اسے ہر کسی کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ حضور نے ایک اور اہم نکتہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ذمہ داری محسوس کرنے کا صحیح طریق یہ ہے کہ ہر احمدی کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ ساری ذمہ داری اس سلسلہ کو کامیاب کرنے کی اس پر ہے۔ اس سے وہ اپنی ذمہ داری محسوس کرنا شروع کریگا تو کامیابی ہوگی۔

حضور نے مشورے لینے کے مضمون کی طرف لوٹتے ہوئے کہا کہ جب مشورہ دیا جاتا ہے تو مشورہ لینے والا اس عزم کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے کہ فیصلہ کرنا میرا کام ہے۔ لیکن کامیاب کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ میں اپنی پوری دیانتداری اخلاص اور نیک نیتی سے خدا تعالیٰ کے کام کو کروں گا۔ لیکن میں خود کو بے بس سمجھوں گا اور میرا سارا توکل اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہوگا۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ جو مجھ پر خالص توکل کرنے والے ہوں گے ان سے اللہ تعالیٰ پیار اور محبت کا معاملہ کرے گا۔ حضور نے نہایت خوبصورت انداز میں فرمایا:-

دُنیا کا کوئی پیار اپنے پیارے کو
ناکام نہیں دیکھنا چاہتا۔

حضور ایدہ اللہ نے اسی ضمن میں ہر فیصلے پر اللہ تعالیٰ کے توکل کی مثال کے طور پر کیلگری (کینیڈا) کی جماعت کا ذکر فرمایا۔ اس جماعت نے پانچ چھ سال قبل ایک مکان ۷۰/۸۰ ہزار کینیڈین ڈالر میں خریدا تھا۔ اس عرصے میں اس جگہ کی قیمت بہت بڑھ گئی۔ اور اس مکان کو خریدنے کے لئے ساڑھے چار لاکھ ڈالر کی پیشکش آگئی۔ اور شہر سے چند میل کے فاصلے پر ۴۰ ایکڑ زمین اسی قیمت میں مل رہی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ اس معاملے پر جماعت میں اختلاف ہوا کہ موجودہ جگہ جو بہت چھوٹی ہے اسے بیچ کر چالیس ایکڑ کی وسیع و عریض جگہ خریدی جائے یا نہ خریدی جائے۔ بعض کو نئی جگہ دُور ہونے پر انقباض تھا۔ اور بعض کو موجودہ جگہ کم ہونے پر تشویش تھی۔ حضور نے فرمایا آخر میں نے دونوں اطراف کے دلائل سامنے رکھنے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ ۴۰ ایکڑ کی زمین لینا بہت بہتر ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جماعت کے موجودہ مستقبل اور تیزی سے ترقی کرنے کے واضح آثار کو پیش نظر رکھ کر میں نے یہ فیصلہ کیا کہ بڑی جگہ بہت بہتر ہے۔

حضور نے فرمایا جس تیزی سے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمتیں نازل ہو رہی ہیں اس سے خدا تعالیٰ کا منشاء یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ آئندہ نسلوں کو اپنے فضل اور رحمت سے ہلاکت سے بچانے کے سامان جلد پیدا کرے گا۔ اور ان کو حق کی طرف رجوع کرنے کی توفیق عطا کرے گا۔ انشاء اللہ۔

حضور نے فرمایا کہ سوچنا تو یہ چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ چند سال میں کیلگری میں اتنی بڑی جماعت پیدا کر دے گا کہ یہ نئی جگہ بھی چھوٹی ہو جائے۔ حضور نے فرمایا ہمیں صرف حال پر ہی زندگی گزارنے کی عادت نہیں ڈالنی چاہیئے۔ بلکہ مستقبل کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ اور اس مقصد کے لئے آئندہ اور آنیوالی نسل کی تربیت کرنا بھی ضروری ہے۔ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں جب نئے احمدی آگئے تو ان کی تربیت کون کرے گا؟ اگر تربیت کرنے والے آپ کی اپنی نسل میں سے پیدا نہیں ہوں گے اور زندگیاں وقف کرنے والے آگے نہیں آئیں گے تو اس ذمہ داری کا بوجھ کون اُٹھائے گا؟

حضور نے فرمایا، میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ بوجھ تو آنے والے وقت میں لازمی طور پر پڑنے والے ہیں۔ یا تو آپ یہ بوجھ اُٹھائیں گے یا خدا اور جماعت پیدا کر دے گا۔ کیونکہ اللہ نے یہ تو طے کر رکھا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دَور میں دین حق کو ساری دُنیا کے ادیان پر برتری حاصل ہوگی۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرما دیا ہے کہ تین صدیاں ابھی جماعت کے قیام پر پوری نہ ہوں گی کہ احمدیت کو غلبہ عطا ہوگا۔ حضور نے فرمایا اور میں نے یہ بھی کہا ہے کہ قیام جماعت کی اگلی صدی میں بہت تیزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ غلبۂ دین حق کے آثار ظاہر کرے گا۔ اور اس آنے والی صدی میں غلبۂ دین حق کے ضمن میں وہ باتیں ہوں گی جو آج آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔ حضور نے فرمایا ان آنے والوں کو کون سنبھالے گا۔ اس کے لئے مساجد کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور آنے والے زمانے میں جماعت کی ترقی کا خیال کرتے ہوئے حضور نے جو اقدامات فرمائے ہیں ان کا مختصر سا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا سپین میں جو مسجد بنائی گئی ہے اس کے ساتھ کئی کنال زمین خریدی گئی ہے۔ سوال دو یا تین ایکڑ کا نہیں سوال تو اس امر کا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے پورے ہونے پر کامل اور مکمل یقین رکھا جائے اور یہ سوچا جائے کہ جب اللہ تعالیٰ کے وعدے پورے ہوں گے تو آنیوالوں کی ضرورتیں بڑھ جائیں گی۔ اس کے لئے ابھی سے تیاری کرنی ضروری ہے۔

حضور نے اپنے خطاب کے آخر میں احباب کو نصیحت فرمائی کہ ہماری مجلس مشاورت دُنیا بھر میں سب سے خاموش مشاورت ہوتی ہے۔ اس میں آپس میں کسی کو مخاطب نہیں کرنا۔ مجھے مشورہ دیں۔ کسی اور کا ذکر نہ کریں کہ فلاں نے یوں کہا۔ شور نہیں مچانا۔ غیر متعلق باتیں نہیں کرنی۔ غور سے سُننا ہے اور وقت ضائع نہیں کرنا۔

حضور نے فرمایا، دعائیں کرتے ہوئے۔

خدا تعالیٰ سے مانگتے ہوئے ہر خیر اور فضل اور برکت اسی سے طلب کرتے ہوئے مشاورت کے دن گزاریں خدا کرے کہ ہماری دعائیں قبول ہوں۔ اور انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی ہم ہر لحاظ سے یہاں سے اپنی جھولیاں بھر کر لے جانے والے ہوں۔! جھولیوں میں سوراخ لے کر نہ جائیں۔ آمین۔

اس کے بعد حضور نے محترم چوہدری انور حسین صاحب امیر ضلع شیخوپورہ کو ہدایت فرمائی کہ وہ شوریٰ کی باقی کارروائی کے دوران حضور کا ہاتھ بٹانے کے لئے سٹیج پر آجائیں۔ چنانچہ اس اجلاس کے بقیہ وقت محترم چوہدری صاحب کو حضور کے پہلو میں بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا۔

سب کمیٹیوں کا تقرر

سب سے پہلے حضور نے میزانیہ صدر انجمن احمدیہ کے بارے سب کمیٹی بنانے کے لئے نام طلب کئے۔ حضور نے فرمایا امسال بعض وجوہات کی بناء پر میزانیہ طبع نہیں کروایا گیا۔ اس لئے اس پر عام بحث تو نہ ہو سکے گی البتہ کمیٹی اس پر غور کرلے گی۔ حضور نے شیخ محمد حنیف صاحب امیر صوبہ بلوچستان کو اس کمیٹی کا صدر اور ناظر صاحب بیت المال (آمد) کو سیکرٹری اوّل اور ناظر صاحب بیت المال (خرچ) کو سیکرٹری دوم مقرر فرمایا۔

بعد ازاں حضور نے سب کمیٹی میزانیہ تحریک جدید وقف جدید کا تقرر فرمایا۔ اس کا صدر حضور نے محترم کیپٹن سید افتخار حسین صاحب کراچی کو اور سیکرٹری اوّل محترم چوہدری شبیر احمد صاحب کو اور سیکرٹری دوم محترم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب کو مقرر فرمایا۔

تیسری سب کمیٹی حضور نے نظارت بہشتی مقبرہ کے بارے میں ایجنڈے کی تجاویز نمبر ۷ و نمبر ۸ کی شق ا۔ ب اور ج پر غور کرنے کے لئے مقرر فرمائی۔ اس کا صدر حضور نے محترم چوہدری اعجاز نصراللہ صاحب اور سیکرٹری محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو مقرر فرمایا۔

چوتھی سب کمیٹی حضور نے نظارت اصلاح و ارشاد و نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف سے متعلق ایجنڈے کی تجاویز نمبر ۲، نمبر ۳ اور نمبر ۴ پر غور کرنے کے لئے مقرر فرمائی۔ حضور نے اس کا صدر محترم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب کراچی اور سیکرٹری محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کو مقرر فرمایا۔

پانچویں سب کمیٹی حضور نے نظارت علیا، نظارت تعلیم اور نظارت امور عامہ سے متعلقہ ایجنڈے کی تجاویز نمبر ۱ نمبر ۵ اور نمبر ۶ پر غور کرنے کے لئے مقرر فرمائی۔ حضور نے اس کا صدر محترم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر ضلع اسلام آباد کو اور سیکرٹری اوّل ناظر صاحب امور عامہ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ اور سیکرٹری دوم محترم چوہدری حمیداللہ صاحب کو مقرر فرمایا۔ کمیٹیوں کے تقرر کے بعد صدران کمیٹی نے ان کمیٹیوں میں شامل ہونے والے احباب کے نام پڑھ کر سنائے اور ان کے اجلاسوں کے انعقاد کی جگہوں کا اعلان کیا۔ اس کے ساتھ ہی پہلے روز کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

دوسرے روز کی کارروائی

مجلس مشاورت کے دوسرے دن کا اجلاس نو بجکر سات منٹ پر سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تشریف لانے اور صدر جگہ پر رونق افروز ہونے پر شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید نے حضور کے ارشاد پر کی۔ اس کے بعد حضور نے دعا کروائی۔

بعد ازاں تعمیل فیصلہ جات شوریٰ کی رپورٹیں ناظر اعلیٰ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب، صدر مجلس کارپرداز محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب اور ناظر بیت المال (خرچ) محترم صوفی غلام محمد صاحب نے پڑھ کر سنائیں۔ اس موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں محترم چوہدری غلام دستگیر صاحب نائب امیر ضلع فیصل آباد نے جو معائنہ ٹیم برائے دفتر بہشتی مقبرہ کے صدر ہیں، دفتر بہشتی مقبرہ کے طریق کار کے معائنہ سے متعلق اپنی رپورٹ کے بعض اہم پہلوؤں سے اراکین شوریٰ کو آگاہ کیا۔ بعدہٗ رپورٹ اضافہ جات بجٹ صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید و وقف جدید سیکرٹری مجلس شوریٰ محترم میجر (ریٹائرڈ) حمید احمد صاحب کلیم نے پیش کی۔ اس کے بعد حضور نے امیر ضلع کراچی محترم چوہدری احمد مختار صاحب کو طلب فرمایا کہ وہ کارروائی کے دوران حضور کی معاونت فرمائیں۔ ازاں بعد محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے جو سیکرٹری مجلس مشاورت بھی ہیں، رد شدہ تجاویز اور ان کو رد کرنے کی وجوہات پڑھ کر سنائیں۔

میزانیہ تحریک جدید و وقف جدید

اس کے بعد حضور نے سب کمیٹی میزانیہ تحریک جدید و وقف جدید کے صدر محترم کیپٹن سید افتخار حسین صاحب کو کمیٹی کی رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت فرمائی۔ سب کمیٹی نے جو ۴۸ ارکان پر مشتمل تھی تحریک جدید کا پانچ کروڑ ۳۹ لاکھ ۷۰ ہزار روپے کا بجٹ منظور کرنے کی سفارش کی۔ سب کمیٹی نے سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کی رپورٹ پر بھی غور کیا۔ اور مندرجہ ذیل سفارشات پیش کیں:۔

۱۔ تحریک جدید کے مالی جہاد میں زیادہ سے زیادہ افراد جماعت کو شامل کیا جائے۔ سر دست کم و بیش پچیس ہزار افراد شامل ہیں۔

۲۔ وعدہ جات بھجوانے میں کم سے کم وقت لیا جائے تاکہ وصولی کیلئے زیادہ وقت مل سکے۔

۳۔ جو افراد جماعت معاونین خصوصی کی صف میں شامل ہونے کی استطاعت رکھتے ہیں انہیں شامل کیا جائے۔

۴۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد کے مطابق ایک ماہ کی آمد کے ۱/۵ (سالانہ آمد کے ۱/۶۰) کے مساوی معیاری وعدہ جات حاصل کرنے کے لئے احباب کو پُر زور تلقین کی جائے۔

۵۔ حضرت مصلح موعودؓ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات متعلقہ تحریک جدید بار بار احباب کے علم میں لائے جائیں۔

اس سب کمیٹی نے وقف جدید کا بجٹ دس لاکھ پندرہ ہزار روپے بھی منظور کئے جانے کی سفارش کی۔ سب کمیٹی نے بحث و تمحیص کے بعد معلمین کی تعداد میں اضافہ کرنے پر خصوصی زور دیا۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پڑھ کر سنائے گئے۔ نیز کمیٹی نے تجویز کیا کہ وقف جدید کے چندے کو بڑھانے کے لئے ضروری ہے کہ احباب کو وقف جدید کے کام اور اس کے نتائج و اثرات سے آگاہ کیا جائے۔ نیز معلمین کے بارے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کو زیادہ سے زیادہ پھیلایا جائے۔

اس کے بعد سب کمیٹی کی رپورٹ پر عام بحث ہوئی۔ مکرم محمد اسحٰق صاحب لاہور اور مکرم ناصرالدین صاحب مربی ضلع راولپنڈی نے بجٹ تحریک جدید پر اور مکرم محمد اسحٰق صاحب لاہور اور مکرم رفیق احمد فوزی صاحب راولپنڈی نے بجٹ وقف جدید پر اظہارِ خیال کیا۔

حضورؒ نے اس ضمن میں انسانی ضرورتوں کے بارے میں نہایت بصیرت افروز پیرائے میں روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ ضرورت وہی ہے جس کے پورا ہونے کے وسائل حاصل ہونے پر ضیاع سے کام نہ لیا جائے۔ اس کے لئے سادگی اور قربانی کی ضرورت ہے۔ ضرورت وہ ہے کہ جس کے نتیجے میں انسان کو یہ استعداد حاصل ہو جائے کہ وہ اللہ کا حقیقی بندہ بن سکے۔ حضور نے تکلف اور فضول خرچی سے مجتنب رہنے کی تلقین فرمائی۔ اور اس کی اہمیت کو بہت پُر اثر مثالوں سے واضح فرمایا۔ حضور نے فرمایا، جو واقف زندگی ہے اُسے دنیا کی محبت اپنے دل سے بالکل نکال دینی ہوگی۔ اُسے عزت اور دولت خدا کی رضا میں حاصل کرنی چاہیئے۔ اس کے بعد سب کمیٹی کی رپورٹ پر رائے شماری کرائی گئی۔ احباب نے متفقہ طور پر دونوں بجٹ منظور کئے جانے کی سفارش کی۔

میزانیہ صدر انجمن احمدیہ

بجٹ تحریک جدید و وقف جدید پر رائے شماری کے بعد حضور نے سب کمیٹی میزانیہ صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ امیر صوبہ بلوچستان محترم شیخ محمد حنیف صاحب نے تینتیس رکنی سب کمیٹی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ سب کمیٹی نے میزانیہ آمد و خرچ صدر انجمن احمدیہ مبلغ ایک کروڑ اکیاون لاکھ چھتیس ہزار نوسو بیاسی روپے کی منظوری کی سفارش کی اس کے علاوہ حال ہی میں ریٹائر ہونے والے چار کارکنان کی پنشن کے لئے پنشنراں کی مد میں اضافہ تجویز کیا۔ سب کمیٹی نے کوارٹرز مربیان بیرون از ربوہ کی تعمیر کے معاملہ پر غور کرنے کے بعد اس کے لئے تفویض شدہ رقم میں اضافے کی بھی تجویز کی۔ نیز ایک رقم برائے نگران کارکن کی منظوری کی سفارش کی۔ سب کمیٹی نے فضل عمر ہسپتال ربوہ کے بارے میں فنانس کمیٹی اور چیف میڈیکل آفیسر صاحب ہسپتال کی رپورٹوں پر غور کیا۔ اور بعض سفارشات پیش کیں۔ اس رپورٹ کے پیش ہونے پر حضور ایدہ اللہ کی اجازت سے مندرجہ ذیل احباب نے اپنی آراء کا اظہار کیا۔

مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ امیر راولپنڈی۔ مکرم احمد حسین باجوہ صاحب خانیوال۔ مکرم محمد اسحٰق صاحب لاہور۔ مکرم اقبال احمد خان صاحب امیر ضلع ڈیرہ غازیخان۔ مکرم رانا محمد خان صاحب امیر ضلع بہاولنگر۔ مکرم محمد ایاز صاحب کھاریاں۔

بعد ازاں حضور نے فرمایا کہ فضل عمر ہسپتال کا معاملہ مزید غور کا محتاج ہے۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ کے بارے میں سٹینڈنگ فنانس کمیٹی مزید غور کرکے رپورٹ پیش کرے گی۔ چنانچہ سب کمیٹی کی رپورٹ میں سے فضل عمر ہسپتال کا معاملہ منہا کر دیا گیا۔ باقی بجٹ پر رائے شماری کروائی گئی تو جملہ نمائندگانِ کرام نے متفقہ طور پر بجٹ منظور کئے جانے کی سفارش کی۔

بعد ازاں حضور نے مربیان کے کوارٹرز بیرون از ربوہ کے معاملہ پر غور کرنے اور مختلف جگہوں پر ترجیح مقرر کرنے کے لئے امرائے اضلاع کی ایک کمیٹی مقرر فرمائی جس کا سربراہ محترم مرزا عبدالحق صاحب کو مقرر فرمایا۔ اور ہدایت فرمائی کہ یہ کمیٹی پانچ ہفتوں کے اندر اندر اپنی رپورٹ حضور کی خدمت میں ارسال کرے۔ اور نظارت علیا کو پابند فرمایا کہ وہ ہر ہفتہ محترم مرزا عبدالحق صاحب کو ایک خط بطور یاددہانی ارسال کرے۔ اس کے بعد قریباً بارہ بجے دوسرے روز کا پہلا اجلاس ختم ہوگیا۔

محترم مرزا عبدالحق صاحب نے مشاورت کی کارروائی ختم ہونے کے فوراً بعد آخری روز سٹیج پر ہی کوارٹروں کے سلسلہ میں امرائے اضلاع کی پہلی میٹنگ طلب فرمائی جس میں حضور کے ارشاد کو جلد از جلد عملی جامہ پہنانے کے لئے غور کیا گیا۔

دوسرے روز کا دوسرا سیشن

مجلس مشاورت کے دوسرے روز کا دوسرا سیشن شام چار بجکر آٹھ منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۰ پر)

انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں لفظ خاتم کے معانی و تشریح

از مکرم سید عبدالعزیز صاحب۔ نیوجرسی۔ امریکہ

"خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ" قرآن مجید کے الفاظ ہیں۔ خاتم ایک جزو ہے اور دوسرا جزو النّبیّین ہے۔ جماعتِ احمدیہ اور دوسرے مسلمان خاتم النّبیّین کا ترجمہ نبیوں کی مُہر یا انگریزی زبان میں نبیوں کی سِیل (SEAL) کرتے ہیں۔

خاتم النّبیّین کی تشریح میں جماعتِ احمدیہ اور دوسرے علماء کے درمیان اختلاف ہے۔ خاتَم کے معانی اور تشریح جو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں مذکور ہے اس سے جماعتِ احمدیہ کے موقف کی واضح طور پر تائید ہوتی ہے۔ اسی طرح سے انسائیکلو پیڈیا کا آرٹیکل غیر احمدی علماء اور عوام کے لئے ایک کُھلا چیلنج ہے۔

خاتَم کے معنی مُہر اور ایسی انگوٹھی کے ہیں جو بطور مُہر استعمال ہوتی ہو۔ قدیم زمانہ میں انگوٹھی عموماً مُہر کے طور استعمال ہوتی رہی ہے۔ کبھی کسی کے ذہن میں نہیں آیا کہ مُہر کے استعمال سے کسی چیز کا خاتمہ اور انقطاع ہو جاتا ہے۔ مُہر کے معنی خاتمہ۔ بند۔ اور انقطاع کے کرنا چودھویں صدی ہجری کے علماء کا اختراع ہے۔ تحقیقِ حق کے لئے تعصّب کو چھوڑنا لازمی ہے۔ مذکورہ آرٹیکل میں کہیں بھی لفظاً۔ اشارتاً یا کنایتاً اس بات کا ذکر موجود نہیں کہ خاتَم یعنی مُہر (SEAL) کے معانی ختم۔ بند یا آخر کے ہوتے ہیں۔ انسائیکلوپیڈیا کے مضمون میں بتایا گیا ہے کہ خاتَم یعنی مُہر دستخط کے قائم مقام ہے۔ نیز لکھا ہے کہ خطوط۔ تحریرات اور دستاویزات پر مُہر لگانے سے اُن کی تصدیق و توثیق ہوتی ہے۔ اور اس طرح سے مُہر دستخط سے زیادہ اہم ہے۔ نیز جس شخص کے پاس مُہر ہے اس شخص کی اتھارٹی اور اختیارات کا اظہار مُہر سے ہوتا ہے۔

قارئین سید [illegible] ذیل کی سطور میں انسائیکلو پیڈیا آف اسلام سید جہارہ کے آرٹیکل کا مطالعہ کرنے کے بعد نتیجہ خود اخذ کر سکتے ہیں۔

خاتَم کے معانی

(۱) مُہر۔ (۲) وہ انگوٹھی جو بطور مُہر کے استعمال ہوتی ہے۔ (۳) نقشِ مُہر۔ (۴) کوئی نقش جو کندہ ہو۔ (۵) انگوٹھی۔

تشریح

آرٹیکل میں تشریح اُن معانی کی کی گئی ہے جن کا تعلق مُہر (SEAL) سے ہے یعنی پہلے دو معانی (مُہر اور انگوٹھی جو بطور مُہر کے استعمال ہوتی ہے)۔

وہ انگوٹھی جو بطور مُہر کے استعمال ہوتی ہے اس کے متعلق لکھا ہے کہ یہ مُہر کا رواج تھا کہ عموماً ہر شخص اپنی چھوٹی انگلی پر ایک انگوٹھی پہنے ہوتا ہے۔ عموماً وہ چاندی کی ہوتی ہے۔ انگوٹھی پر پہننے والے کا نام کندہ ہوتا ہے۔ یہ انگوٹھی خطوط پر دستخط کرنے کے کام آتی ہے۔ نیز انگوٹھی سے دوسری اہم دستاویزات پر بھی دستخط کئے جاتے ہیں۔ اس انگوٹھی کا نقش اور مُہر دستخطوں سے زیادہ اہم سمجھا جاتا ہے۔

مُہر کا استعمال قدیم زمانہ سے چلا آتا ہے مُہر دستخطوں کے قائم مقام ہوتی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ مُہر سے تحریرات و دستاویزات کی تصدیق و توثیق ہوتی ہے۔ مُہر دستخطوں سے زیادہ اہم ہوتی ہے دستخطوں میں کام آنے کے علاوہ مُہر کے معانی گارنٹی اور ضمانت کے بھی ہوتے ہیں۔ جائداد اور ملکیت پر مُہر لگانے کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ جائداد محفوظ ہے۔ اور نقصان پہنچنے کا احتمال نہیں۔ مثلاً سامان کو بعض دفعہ اکٹھا کر کے گانٹھ لگائی جاتی ہے۔ اور گانٹھ کے اوپر مالک کی مُہر لگائی جاتی ہے۔ اِس طرح سے سامان کے گم ہونے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ اگر کسی کتاب پر اُس کے مالک کے نام کی مُہر لگائی جائے تو مقصد یہ ہوتا ہے کہ جس شخص کی مُہر ہے اُسی شخص کی وہ کتاب ہے۔

اختیارات اور اتھارٹی

جب کوئی شخص اپنی مُہر دوسرے شخص کو دیتا ہے تو اُس کی غرض و غایت یہ ہوتی ہے کہ اُس نے اپنے اختیارات اور اتھارٹی دوسرے شخص کو دے دیئے ہیں۔ اس کی بہت سی مثالیں پُرانے زمانہ کے لٹریچر میں ملتی ہیں۔

یوسفؑ کی مثال

پیدائش باب ۴۱ آیت ۴۲ کے مطابق فرعون نے حضرت یوسفؑ کو اپنی مُہر دی۔ جو اسبات کا ثبوت تھا کہ فرعون نے یوسفؑ کو اپنے اختیارات سونپ دیئے تھے۔ جیسا کہ سُلطان ترکی نے اپنی مُہر چھوٹے وزیراعظم کو دے کر اتھارٹی اور اختیارات اس کے سپرد کئے۔ عہد نامہ قدیم میں مُہر کی بہت سی ایسی مثالیں اور بھی ملتی ہیں۔ ایسے ہی مُہروں سے فارسیوں کے بادشاہوں کے اختیارات کا علم ہوتا ہے۔ فارسیوں کے بادشاہوں کا ذکر بھی عہد نامہ قدیم میں موجود ہے۔

آنحضرتؐ کی مُہر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق روایت ہے کہ آپؐ نے بازنطینی لوگوں کو خط لکھنا چاہا۔ آپؐ کو بتایا گیا کہ بغیر مُہر کے وہ خط کو قبول نہ کریں گے۔ اس پر آپؐ نے چاندی کی مُہر بنوائی۔ جس پر مُحمّد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔ آپؐ کی وفات کے بعد آپؐ کے خلفاءؓ کے پاس وہ مُہر رہی۔ حضرت عثمانؓ سے وہ مُہر گم ہو گئی۔ آپؐ کے خلفاءؓ کے پاس اُن کی ذاتی مُہریں بھی تھیں۔ آنحضرتؐ کی مُہر مٹی یا جون [illegible] میں بنوائی گئی تھی۔

خلافتِ عباسیہ

عباسیوں کے عہد میں ایک خاص محکمہ تھا جو ضروری کاغذات جمع کرتا تھا اور پھر اُن پر خلیفہ کی مُہر لگاتا تھا۔ یہ محکمہ دیوان الخاتم کہلاتا تھا۔ اس محکمہ کے وسیع اختیارات تھے۔ یہی لوگ کوشش کرتے تھے کہ دیوان الخاتم اُن کے کنٹرول میں آجائے۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ اس طرح سے تقریباً حکومت کے تمام محکمہ جات کنٹرول میں آجاتے تھے۔ دیوان الخاتم کے ہیڈ کو اگر وزیر سے دُشمنی ہوتی تو وہ اُس کے ضروری کاغذات روک لیتا۔ اور اُن پر مُہر نہ لگاتا۔ اور حکومت کی ساری مشینری کچھ وقت تک معطل ہو جاتی۔

تیسری صدی ہجری میں دیوان الخاتم کو وزیر کی نگرانی میں دے دیا گیا۔ اور اس طرح سے ایک بڑی مشکل کا حل تلاش کر لیا گیا۔

مُسلم حکمران

مُسلمان حکمران اپنی مُہر بنوا کر اپنے علاقوں میں بھجوا دیتا تاکہ دستاویزات پر مُہر لگا کر ان کو مستند قرار دیا جائے۔ یہ مُہر حکمران کے شان و شوکت اور اختیارات کی علامت ہوتی تھی۔ ہر ایک حاکم کی مُہر کا ڈیزائن الگ ہوتا تھا۔ جب کوئی حاکم جسمانی طور پر حکومت کرنے کے قابل نہ رہتا تو حکومت کی مُہر اس سے واپس لے لی جاتی۔ اور اس کے نائب کو دے دی جاتی۔ البتہ ذاتی مُہر ایسے حاکم کے پاس ہی رہتی۔

ترکی

استنبول کے مُہر سازوں کا دعویٰ ہے کہ ان کی صنعت و حرفت حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں شروع ہوئی اور پہلا [illegible] محمد الحجازی تھا۔ اس نے حضرت عثمانؓ کے [illegible] مُہر بنائی تھی۔

سلطانِ ترکی کے پاس مختلف سائز کی مُہریں تھیں۔ سب سے چھوٹی مُہر سلطان اپنے پاس رکھتا تھا۔ اور ضرورت پڑنے پر اپنے سیکرٹری کو دے دیتا۔ دوسری مُہر پہلی مُہر سے ذرا بڑی تھی۔ وہ گھر کے خزانچی کے پاس ہوتی۔ تیسری مُہر حکومت کی مُہر ہوتی اور وہ وزیر اعظم کو دی جاتی جو دن اور رات اپنے سینہ کے ساتھ اس مُہر کو باندھ کر رکھتا تھا۔ اس کے علاوہ ہر محکمہ کے ہیڈ کے پاس ایک مُہر ہوتی۔

ایران

شاہِ ایران کے پاس بھی تین مُہریں ہوتی تھیں۔ ان مُہروں کو شاہی محل میں ایک بکس میں [illegible] رکھا جاتا۔ اور جیسے روز ضروری کاغذات پر مُہر لگائی جاتی۔

یہ مُہریں ملٹری۔ سول اور امور خارجہ کے محکموں کے لئے استعمال ہوتیں۔ ایک بڑی مُہر پر رباعی لکھی ہوئی تھی۔ اور دوسری پر شیعہ فرقہ کے بارہ اماموں کے نام لکھے ہوتے تھے۔ جب بادشاہ مرجاتا تو اس کا نام مُہر سے مٹا دیا جاتا تھا۔ اور نئے بادشاہ کا نام نقش کر دیا جاتا۔

ہندوستان

آئینِ اکبری میں ابوالفضل نے [illegible] کے متعلق لکھا ہے کہ وہ حکومت کی [illegible] برانچوں میں استعمال ہوتی تھیں۔

اکبر نے غیر ملکی بادشاہوں کے لئے الگ مُہر رکھی ہوئی تھی۔ اور ذاتی مُہر کے لئے الگ۔ اکبر کی ایک مُہر پر "اَللّٰہُ اَکْبَرُ جَلَّ جَلَالُہٗ" کندہ ہوتا تھا۔

اُوپر کے اقتباس سے ظاہر ہے کہ مُہر کا استعمال عام تھا۔ اگر مولویوں کی بات کو مان لیا جائے کہ مُہر یا مُہر لگانے سے کسی چیز کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ تو آج دنیا میں کسی چیز کا وجود باقی نہ رہتا۔ کیونکہ بے شمار مُہریں دنیا میں ہوتی ہیں۔ نیز مولوی صاحبان کو علم ہونا چاہئیے کہ عرب مُہر کا مصنف ایسا کوئی ثبوت ہو [illegible] کے معنی ختم کے ہوں [illegible]۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بہوہ میں جماعتہائے احمدیہ اُتر پردیش کی سولہویں ۱۶ کامیاب سالانہ کانفرنس

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا رُوح پرور پیغام ٭ علماء سلسلہ کی پُر اثر اور ولولہ انگیز تقاریر ٭ چھ افراد کا قبولِ احمدیت

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے کہ اُس نے ... افراد جماعتہائے احمدیہ اُتر پردیش کو بتاریخ ۲۷ اور ۲۸ امان / مارچ ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء بمقام بہوہ (ضلع فتح پور) اپنی سولہویں سالانہ کانفرنس منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور اس بابرکت کو اپنے فضل سے اپنوں اور غیروں کے لئے ان گنت برکتوں، رحمتوں اور فضلوں کے جذب کرنے کا موجب بنایا۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک

بہوہ میں کانفرنس کے انعقاد کی تجویز

بہوہ ضلع فتح پور کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جس کی آبادی کم و بیش دس ہزار ہوگی۔ قریباً دس سال قبل اس قصبہ میں احمدیت کا پیغام پہنچا جس کو شدید مخالفت کے باوجود اب تک بفضلہ تعالیٰ ستر اسّی افراد قبول کر چکے ہیں۔ جلسہ سالانہ ۸۱ء کے موقعہ پر قادیان میں جماعتہائے احمدیہ اُتر پردیش کے مندوبین نے اپنی میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا کہ ۱۹۸۲ء کی سالانہ کانفرنس بجائے کسی بڑے شہر میں منعقد کرنے کے کسی قصبہ میں منعقد کی جائے چنانچہ جماعت احمدیہ بہوہ کے اصرار پر مارچ میں بہوہ میں ہی کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

کانفرنس کی تیاری

کانفرنس کے جملہ انتظامات کے لئے جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر ہی مکرم محمد احمد صاحب سوہنجہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کانپور کو "صدر مجلس استقبالیہ" اور مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ انچارج اتر پردیش کو "سیکرٹری" مقرر کیا گیا اسی غرض سے انعقادِ کانفرنس سے دس دن قبل مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کو بھی قادیان سے بہوہ بھجوایا گیا۔ ہر سہ احباب نے جماعت احمدیہ بہوہ کے تعاون سے جملہ انتظامی امور ... سے سرانجام دیا۔

کانفرنس کی تشہیر

کانفرنس کی تشہیر کے لئے لکھنؤ سے شائع ہونے والے مشہور اخبار "قومی آواز" میں اعلان کرایا گیا۔ اسی طرح سینکڑوں کی تعداد میں اردو اور ہندی میں چھوٹے اور بڑے سائز کے پوسٹر چھپوا کر چسپاں اور تقسیم کئے گئے۔ نواحی علاقوں میں لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ منادی بھی کروائی گئی۔

مہمانانِ کرام کی آمد

مرکز سلسلہ سے محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اور محترم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ قادیان مورخہ ۲۷ امان کو ٹھیک چار بجے بہوہ پہنچے جلسہ گاہ سے باہر معزز مہمانان کا شایانِ شان استقبال کیا گیا۔ ہر دو ناظر صاحبان کی آمد کے معاً بعد محترم سید فضلی احمد صاحب پٹنہ اور ان کے بیٹے مکرم سید محمود احمد صاحب تشریف لائے۔ محترم سید فضلی احمد صاحب کی مجلس استقبالیہ کی طرف سے گلپوشی کی گئی اسی طرح اتر پردیش کے مختلف شہروں اور دیہاتوں سے احباب کرام کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لاتے رہے۔

جلسہ گاہ

جناب ٹھاکر ایشور دیال سنگھ صاحب نے بہوہ میں کانفرنس کے سلسلہ میں اپنا بھرپور تعاون دیا جزاہ اللہ احسن الجزاء آپ نے اپنے مکان کا ایک بڑا ہال مہمانانِ کرام کے قیام کے لئے وقف کر دیا اسی طرح اپنی کوٹھی کا وسیع و عریض صحن بطور جلسہ گاہ استعمال کرنے کی اجازت دی بہوہ اور کانپور کے خدام نے جلسہ گاہ کو خوبصورتی سے سجایا۔ سامعین کے لئے کرسیوں اور دریوں کا معقول انتظام تھا جلسہ گاہ کے چاروں اطراف میں خوبصورت بینرز آویزاں کئے گئے تھے۔

بُک سٹال

جلسہ گاہ کے صدر دروازے کے ساتھ ہی جماعت کی کتب اور لٹریچر پر مشتمل ایک خوبصورت بُک سٹال سجایا گیا تھا جہاں سے لٹریچر اور کتب کی تقسیم و فروخت ہوتی رہی بُک سٹال کی نگرانی مکرم مولوی سید صباح الدین صاحب انسپکٹر بیت المال، مکرم حبیب اللہ خاں صاحب کانپور اور مکرم بابر خاں صاحب کے سپرد تھی۔

کانفرنس شروع ہونے سے چند گھنٹے قبل بہوہ پولیس چوکی میں محترم مولوی عبدالحق صاحب کو بُلا کر کہا گیا کہ ہمیں یہ اطلاع ہے کہ جماعت احمدیہ کی کانفرنس میں گڑ بڑ پیدا کرنے کے لئے فتح پور سے مولوی صاحبان آ رہے ہیں اس لئے پولیس انتظام کر رہی ہے مگر آپ بھی محتاط و باخبر رہیں پولیس افیسر نے یہ بھی کہا کہ مسلمانوں کا ایک وفد یہاں آیا تھا جس نے کانفرنس کو ملتوی کروانے کا مطالبہ کیا ہم نے ان کا مطالبہ نہیں مانا اس لئے آپ کانفرنس کریں مگر محتاط رہیں۔

کانفرنس کا پہلا اجلاس

پروگرام کے مطابق پہلا اجلاس شب کے آٹھ بجے محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کی زیرِ صدارت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم محمد رشید صاحب صدیقی کانپور کی نظم خوانی کے ساتھ شروع ہوا سب سے پہلے مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل انچارج مبلغ اُتر پردیش نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور بتایا کہ آج کا جلسہ سرو دھرم سمیلن ہے جس میں تمام مذاہب کے پیشوایان کی سیرت و تعلیم بیان کی جائے گی۔ محترم صدر مجلس نے افتتاحی خطاب میں جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا رُوح پرور پیغام پڑھ کر سُنایا جس کا مکمل متن درج ذیل ہے

پیغام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ

"پیارے بھائیو اور بہنو!!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میری جانب سے آپ سب لوگوں کو یو پی کی سولہویں ۱۶ سالانہ کانفرنس پر دلی مبارکباد۔ یاد رکھیں ہم لوگ اس دور میں صحیح ... سچے اسلام کو سکھانے والے ہیں۔ ... سنت محمدیہ ... اسلام سکھایا ... سکھانا ہے اور ... راہ دکھانا ہے ہم کو ... صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال اپنے سامنے رکھنا چاہئے ... محبت اور پیار کرنا ہے ... نفرت نہیں رکھنا اللہ تعالیٰ ... اس میں مدد فرمائے آمین

مرزا ناصر احمد

خلیفۃ المسیح الثالث"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور پیغام پڑھے جانے کے بعد محترم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر برجستہ تقریر فرمائی جس میں موصوف نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ... مساوات اور عفو کے ضمن میں متعدد واقعات ... پیرائے میں بیان فرمائے۔ ... تقریر کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے گورو نانک جی مہاراج کی مدح میں ایک نظم ... الحانی سے پڑھی جو کہ ... مسلم سامعین پر بہت اچھا اثر رہا بعد ہٗ "حضرت بابا نانک جی مہاراج کی تعلیمات اور گورو نانک جی مہاراج کی تعلیمات ... پیشگوئیاں" کے موضوع پر خاکسار کی تقریر ہوئی جس میں خاکسار نے حضرت مسیح کی تعلیمات کا ذکر کرنے کے بعد مسیح محمدی کی بعثت سے متعلق آپ کی پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔ تقریر کے دوسرے حصہ میں گورو نانک جی کی سیرت و تعلیمات اور کلکی اوتار کی پیشگوئی بابت حضرت مسیح موعودؑ مفصل طور پر بیان کی گئیں۔

خاکسار کی تقریر کے بعد "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے موضوع پر محترم مولانا عبدالحق صاحب فضل انچارج مبلغ اُتر پردیش نے تقریر فرمائی آپ نے سیرت کے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض کارہائے نمایاں کا ذکر فرمایا اور ... رنگ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر روشنی ڈالی ازاں بعد ہمارے ایک ہندو بھائی جناب ماسٹر دھرمپال صاحب ورمانی نے "نگ کا اوتار" کے موضوع پر تقریر کی آپ نے ہندو کتب ... وہ پیشگوئیاں پیش کیں جو موجودہ زمانہ کے "رودر گوپال" یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں درج ہیں۔ آپ کی تقریر مدلل تھی جس کو سامعین نے بہت دلچسپی سے سماعت کیا۔ آخر میں "کرشن جی مہاراج کی سیرت

کے موضوع پر محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب نے تقریر فرمائی مقرر موصوف نے حضرت کرشن جی مہاراج کی سیرت کا ذکر کرتے ہوئے اپنے مضمون کو مختلف شلوکوں سے مزین کیا آپ کی تقریر کے ساتھ ہی بوقت ساڑھے گیارہ بجے شب پہلا اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۸ر ۳ ۸۲ ٹھیک ساڑھے دس بجے جلسہ گاہ میں ہی محترم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی کی زیرِ صدارت مکرم مولوی صباح الدین صاحب انسپکٹر بیت المال کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم محمد انور صاحب صدر جماعت احمدیہ وانکھ کی نظم خوانی کے ساتھ ایک تربیتی جلسے کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ اس اجلاس میں محترم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ اور محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم قائد مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے تقاریر کیں آخر میں جملہ شرکاء مجلس نے اپنا اپنا تعارف کرایا تعارف کرانے والوں میں ۷۵ افراد شریک تھے۔ جو قادیان۔ پٹنہ۔ بمبئی۔ سرور۔ اُڑلیہ۔ لکھنؤ۔ کانپور۔ بریلی۔ شاہجہانپور۔ مظفرپور۔ بیجاپور۔ باندہ۔ فتح پور۔ دھن سن پور۔ للولی۔ کوئنج۔ الٰہ آباد۔ سورب۔ راٹھ۔ میرٹھ۔ مسکرا۔ بہرہ اور بعض دیگر شہروں اور دیہاتوں سے اس کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے صدرِ مجلس کی صدارتی تقریر کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

دوسرا دن۔ دوسرا اجلاس

کانفرنس کے دوسرے دن کی دوسرے اجلاس کی کارروائی ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے محترم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی کی زیرِ صدارت منعقد ہوئی محترم مولوی عبد الحق صاحب فضل کی تلاوت قرآن کریم اور محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی نظم خوانی کے بعد صدر مجلس نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا کہ جلسہ گاہ سے باہر کھڑے ہوئے مسلمان بھائیوں سے میں اپیل کرتا ہوں کہ وہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر جلسے کی کارروائی سماعت فرمائیں آپ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بعض واقعات سُنائے اور فرمایا کہ جب تک آپ ہماری باتیں سنیں گے نہیں اس وقت تک آپ یقینی طور پر حقیقت تک نہیں پہنچ سکتے۔ افتتاحی تقریر کے بعد محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب نے "موجود اقوامِ عالم" کے عنوان پر اپنی تقریر کا آغاز سورۃ جمعہ کی ابتدائی آیات اور گیتا کے شلوکوں کے ساتھ کیا آپ نے فرمایا کہ میں مسلمان اور ہندو دونوں بھائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے بتانا چاہتا ہوں کہ موجودہ زمانہ کے متعلق دونوں ہی مذاہب میں پیشگوئیاں موجود ہیں فاضل مقرر نے زمانہ کی خرابی، کلجگ، اور مسلمانوں کے اسلام کو ترک کر دینے کی پیشگوئیاں اور زمانے کے حالات بیان فرماتے ہوئے آنے والے اوتار مسیح و مہدی کے متعلق بھی پیشگوئیاں وضاحت سے سامعین کے سامنے رکھیں۔

اجلاس کی دوسری تقریر محترم سید فضل احمد صاحب پٹنہ نے "اسلام اور پیغامِ امن" کے زیرِ عنوان کی آپ نے بتایا کہ ہماری کتاب قرآن مجید عالمگیر کتاب ہے اسلام امن کے لئے صرف اقتصادی یا سیاسی امن کو ہی پیش نہیں کرتا بلکہ اسلام روحانی اخلاقی اور اقتصادی اور سیاسی امن کی تعلیم دیتا ہے۔ روحانی امن کے بارے میں اسلام ہم کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ دنیا کے کونے کونے میں نبی اوتار آئے اُن کی عزت و تکریم کی جائے۔ اخلاقی امن کے قیام کے لیے اسلام صرف افراد کو ہی با اخلاق بننے کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ قوموں کو بھی اخلاقی اقدار کا احترام کرنے کی تلقین فرماتا ہے۔ آپ نے فرمایا میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان خیالات کی سختی سے تردید کرتا ہوں کہ ملکی سیاست جھوٹ دھوکہ بازی یا عیاری کے بغیر نہیں چل سکتی آپ نے سیاسی امن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام نے اس بارے میں ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ ملکیت انسانوں کی نہیں بلکہ اللہ کی ہے اس ضمن میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی صفات ربوبیت رحمانیت اور رحیمیت کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ حکامِ اعلیٰ کو یہ صفات اپنے اندر پیدا کرتے ہوئے رعایا کے حقوق ادا کرنے چاہئیں اپنی تقریر کے آخر میں آپ نے مسلمانوں کے حاکموں کا بدترین نمونہ و کردار کا ذکر کیا جو وہ اسلام کے نام پر کر رہے ہیں۔

اس تقریر کے بعد مکرم محمد حنیف صاحب کانپور نے حضرت مسیح موعود کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ اجلاس کی تیسری تقریر خاکسار محمد حمید کوثر کی "وفاتِ مسیح ناصری" کے زیرِ عنوان ہوئی خاکسار نے اپنی تقریر میں قرآن مجید احادیث بزرگانِ اُمت اور موجودہ سائنسی تحقیقات کی روشنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو ثابت کیا۔

اجلاس کی چوتھی تقریر مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل کی "دجال اور یاجوج ماجوج" کے عنوان پر ہوئی فاضل مقرر نے قرآن و حدیث کی روشنی میں دجال اور یاجوج ماجوج کی حقیقت بیان کی آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے فتنہ سے بچنے کے لئے سورہ کہف کی ابتدائی اور آخری دس آیات پڑھنے کا حکم فرمایا جن میں عیسائی عقائد کی سختی سے تردید کی گئی ہے اسی طرح یاجوج ماجوج سے مراد وہ اقوام ہیں جو آگ سے کام لے رہی ہیں اس ضمن میں آپ نے یورپین اقوام کا مفصل ذکر فرمایا۔

اس تقریر کے بعد مکرم مقتدیٰ محمد حسین صاحب درویش نے حضرت مصلح موعودؓ کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔

آخر میں "اسلام کا پیغام ہندو بھائیوں کے نام" کے عنوان پر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے تقریر فرمائی آپ نے فرمایا کہ ہم سب کو ایک خدا نے پیدا کیا ہے اور ہم ایک ہی ملک میں رہتے ہیں اس لئے ہمیں باہم مل جل کر رہنا چاہیئے تاکہ ہمارے ملک میں امن و امان قائم ہو اس ضمن میں آپ نے ہندو کتب سے متعدد حوالے پیش کئے اور اسلام کے بارے میں گاندھی جی اور ونوبا بھاوے جی کے اچھے خیالات بھی پڑھ کر سنائے

احتجاجی قرارداد

بعدہ محترم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ انچارج اُترپردیش نے ایک ریزولیشن پڑھ کر سنایا جس میں جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ انگریزی ترجمۃ القرآن پر حکومتِ پنجاب پاکستان کی طرف سے پابندی عائد کرنے کے فیصلہ کے خلاف سخت احتجاج کرتے ہوئے اس پابندی کو جلد ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا قرارداد کو متفقہ طور پر منظور کرتے ہوئے فیصلہ کیا گیا کہ اس کی نقول صدرِ پاکستان، گورنر پنجاب سفیرِ پاکستان مقیم نئی دہلی اور پریس کو روانہ کی جائیں اس احتجاجی قرارداد کا مضمون یہ ہے:۔

"جماعت احمدیہ کی ایک مقتدر ہستی حضرت مولانا شیر علی صاحب کے انگریزی ترجمۃ القرآن کو حکومت پنجاب پاکستان نے ضبط کر کے زمین کے کناروں تک پھیلے ہوئے ایک کروڑ سے زیادہ احمدیوں کے جذبات کو نہایت سنگدلی سے مجروح کیا ہے بلکہ ان تمام شرفاء کے جذبات کو بھی مجروح کیا ہے جو اس اعلیٰ مرتبہ ترجمہ سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں یہ ترجمہ ۱۹۵۵ء سے پاکستان اور دوسرے ممالک میں شائع ہوتا چلا آرہا ہے کبھی کسی نے اس پر کوئی نکتہ چینی نہیں کی ہم اس نہایت سنگدلانہ اور ظالمانہ کارروائی کے خلاف نہایت دُکھ بھرے دل کے ساتھ شدید احتجاج بلند کرتے ہیں اور جناب صدرِ پاکستان محمد ضیاء الحق صاحب کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ اس ضبطی کو منسوخ فرمایا جائے جماعت احمدیہ اُترپردیش کی اس سولہویں سالانہ کانفرنس کے اجلاس بہرہ میں اس قرارداد کو پیش کیا گیا جس کو بالاتفاق منظور کرتے ہوئے یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ اس کی نقول جناب صدرِ پاکستان اور سفیرِ پاکستان مقیم دہلی اور گورنر صاحب پنجاب لاہور اور سفیرِ پاکستان مقیم نئی دہلی اور پریس کو بھجوائی جائیں"۔

ہم ہیں افراد جماعتہائے احمدیہ اُترپردیش بھارت

اجلاس کے آخر میں صدر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے فرمایا جلسہ کا تقریری پروگرام ختم ہوا آپ نے ہماری دو روزہ کانفرنس میں تقاریر سماعت فرمائیں ان تقاریر کو سننے کے بعد آپ اس نتیجہ پر پہنچ گئے ہوں گے کہ جماعت احمدیہ تمام رشیوں منیوں اوتاروں پیغمبروں کی عزت و تکریم کرتی ہے بعد ازاں آپ نے مسلمانوں کے غلط عقائد کی مدلل رنگ میں تردید فرمائی آخر میں آپ نے جناب ٹھاکر اینتور دیال صاحب۔ محکمہ پولیس اور سی آئی ڈی کے افسران کا دلی شکریہ ادا کیا جنہوں نے کانفرنس کے انعقاد کے سلسلہ میں ہر طرح تعاون دیا۔ بعد دعا یہ جلسہ رات پونے بارہ بجے نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ مقامی اور نواحی علاقہ کی احمدی و غیر احمدی مستورات بھی پردہ کی رعایت سے جلسہ میں شریک ہوتی تھیں۔

درس:۔ مورخہ ۲۸ اور ۲۹ ر مارچ کو بعد نماز فجر علی الترتیب محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی اور محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے تربیتی امور پر درس دیا۔

مورخہ ۲۷ ر مارچ شب ساڑھے بارہ بجے جبکہ ہماری کانفرنس کا پہلا جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو چکا تھا تین چار غیر از جماعت مولوی صاحبان

(باقی صفحہ ... پر)

اموال میں خیر و برکت کا طریق

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں مومنین کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

یعنی جو لوگ اپنے اموال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُن کی حالت اس دانہ کی سی ہے جو سات بالیں اُگائے اور ہر بالی میں سو دانہ ہو اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ وسعت والا اور بہت جاننے والا ہے۔

مندرجہ بالا ارشادِ خداوندی سے یہ بات پوری طرح واضح ہوتی ہے کہ اگر کوئی مومن مخلص بھائی بہن یا عزیز خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو اُن کے اموال میں خدا تعالیٰ کی طرف سے خیر و برکت دی جائے گی اور اس خیر و برکت کے نتیجہ میں اُن کے اموال میں اضافہ ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

پس ہمارے وہ عزیزان و بزرگان جو اپنے ذمہ لازمی چندہ جات کو پورے اخلاص کے ساتھ باقاعدہ اور باشرح ادا کرتے ہیں یقیناً اُن کے اموال و کاروبار میں برکت دی جائے گی اور مزید براں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و انعامات کے وارث بنتے ہیں اور پھر یہ برکت نسل در نسل بڑھتی چلی جاتی ہے۔

پس اب جبکہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال آخر اپریل تک ختم ہو رہا ہے جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے ذمہ واجب الادا لازمی چندہ جات کا جائزہ لیں کہ آیا وہ باقاعدہ اور باشرح ادائیگی کر رہے ہیں اور یہ کہ ان کے ذمہ بقایا تو نہیں ہے۔

سیکرٹری مال اور اُمراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو اپنی جماعت کے بجٹ سال ۸۲-۱۹۸۱ء کا جائزہ لینا چاہیئے کہ چندہ جات کی وصولی میں کوئی کمی تو نہیں رہ گئی ہے۔ اگر کوئی کمی رہ گئی ہے تو اس کمی کو پورا کرنے کی طرف توجہ دے کر ممنون فرمادیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو مقررہ معیار کے مطابق اپنے ذمہ لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

مدرسہ احمدیہ میں نئے سال کا داخلہ

جماعت کی تبلیغی و تعلیمی ضروریات کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا تھا اس نہایت ہی بابرکت درسگاہ نے خدا کے فضل سے جو قابلِ قدر اور عظیم الشان خدمات سرانجام دی ہیں وہ احباب جماعت سے مخفی نہیں ہیں جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیشِ نظر مبلغین کی ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے جسے پورا کرنے کے لئے احباب جماعتہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو خدمتِ دین کی غرض سے مدرسہ احمدیہ میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے داخل کرائیں۔

مدرسہ احمدیہ کا داخلہ یکم جون تا یکم ستمبر ۱۹۸۲ء سے شروع ہوگا اس سلسلہ میں مطبوعہ فارم نظارت ہذا سے حاصل کر کے اس کی مکمل خانہ پُری کرنے کے بعد یکم ظہور (اگست ۸۲ء) تک نظارت ہذا میں واپس موصول ہونا ضروری ہے اس داخلہ کے ضمن میں مندرجہ ذیل اُمور خاص طور پر قابل ذکر ہیں

(۱) بچے کی سابقہ تعلیم ہائر سیکنڈری یا کم از کم مڈل تک ہونا ضروری ہے

(۲) بچہ اُردو زبان بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہو۔

(۳) قرآن مجید ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو

نوٹ:- صدر انجمن احمدیہ نے امسال بھی آٹھ وظائف منظور فرمائے ہیں جو طالب علم کی ذہنی اخلاقی اور اقتصادی حالت کو مدِ نظر رکھ کر دئے جائیں گے۔

خواہشمند احباب تاریخ مذکورہ بالا سے قبل فارم داخلہ پُر کر کے دفتر ہذا کو ارسال فرمائیں تاکہ بروقت انتخاب کر کے اطلاع دینے میں آسانی ہو۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے نظارت تعلیم کے بجٹ (منظور شدہ برآمد) کی ایک مد (وظائف، امداد کتب تعلیمی) کی سالہا سال سے قائم ہے اس مد مذکورہ سے ایسے مستحق نادار طلباء کو خرید کتب وغیرہ کے لئے امداد دی جاتی ہے جو قادیان میں زیرِ تعلیم ہیں) اور جن کے والدین کی آمدنی کا دائرہ عمل محدود ہے لہذا صاحب حیثیت اور مخیّر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس مد میں حسب توفیق و استطاعت رقم بھجوا کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔

نوٹ :- ایسی رقوم دفتر محاسب کے نام بھجواتے ہوئے یہ وضاحت کر دی جائے کہ یہ رقم امداد کتب تعلیمی نادار طلباء کی مد میں جمع کی جائے۔

ناظر تعلیم قادیان

بدر کے بدلِ اشتراک کی نئی شرح

اخباری کاغذ کی قیمت، کتابت، طباعت، ٹرانسپورٹ اور اخراجات ڈاک میں غیر معمولی اضافہ کے پیشِ نظر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ریزولیشن ۲۷۶ مورخہ ۸۲-۳-۲۴ کی روشنی میں یکم مئی ۱۹۸۲ء سے اخبار "بدر" کے سالانہ بدلِ اشتراک میں درج ذیل تفصیل کے مطابق اضافہ کیا گیا ہے:-

اندرونِ ملک سالانہ	۲۶/- روپے	بذریعہ ہوائی ڈاک بیرون	
ر ر ششماہی	۱۳/- ر	کینیڈا۔ فجی۔ ٹانا۔ امریکہ۔ سپین۔ نیوزی لینڈ	۲۱۵/- روپے
ر ر سہ ماہی	۷/- ر	انگلینڈ۔ جرمنی۔ اسرائیل۔ اٹلی۔ زیمبیا۔ افریقہ۔ کینیا۔ ماریشس	۱۸۵/- روپے
بیرونِ ملک بذریعہ بحری ڈاک بشمول پاکستان	۷۰/- ر	انڈونیشیا۔ برما۔ ایران۔ ملائیشیا وغیرہ	۱۲۵/- روپے
فی پرچہ	۶۰/ پیسے		

نوٹ:- بدر کے گزشتہ شمارے میں بیرونِ ملک بذریعہ بحری ڈاک اخبار کے چندہ کی شرح غلطی سے ۶۰/- روپے سالانہ لکھی گئی ہے جبکہ ڈاک کی نئی شرح کے مطابق یہ رقم ۷۰/- روپے سالانہ بنتی ہے۔

مینیجر ہفت روزہ بدر قادیان

دعائے مغفرت

(۱) محترم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ شاہجہانپور کی والدہ محترمہ انوری خاتون صاحبہ مورخہ ۲۹-۳-۸۲ کو بعمر ۸۲ سال وفات پاگئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ حاجی محترم عبدالقدوس صاحب مرحوم کی اہلیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں دو بیٹے متعدد پوتے پوتیاں اور پڑپوتے اور پڑنواسے ہیں مرحومہ نہایت نیک بااخلاق صوم و صلوٰۃ کی پابند اور بفضلہ تعالیٰ موصیہ تھیں۔

خاکسار: عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

(۲) عزیز محمد اسمٰعیل متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ آلپی (کیرالا) کے سیکرٹری مال مکرم ایس عبدالرحیم صاحب مورخہ ۲۶-۳-۸۲ کو وفات پا گئے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔

(۳) مکرم رشید احمد صاحب مقیم لندن اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی خوشدامن محترمہ مغفوراں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب (سابق محافظِ خاص حضور ایدہ اللہ تعالیٰ) گزشتہ دنوں ربوہ میں وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون

قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین

(ادارہ)

بھوہ میں سالانہ کانفرنس: بقیہ صفحہ ۸

جلسہ گاہ میں آئے اور کہنے لگے ہم نے کچھ بات چیت کرنی ہے چنانچہ ان کو کرسیوں پر بٹھایا گیا اور محترم مولوی عبد الحق صاحب۔ محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم۔ خاکسار اور محترم محمد احمد صاحب مویچہ نے اُن سے تبادلۂ خیال کیا اور اُن کے استفسارات کا تسلی بخش جواب دیا

بیعتیں:۔ اس کانفرنس کے موقعہ پر چھ افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے آمین ان کے اسماء گرامی اس طرح ہیں (۱) مکرم ظہور احمد خان صاحب (۲) مکرم محمد وسیم خان صاحب (۳) مکرم محمد حلیم خان صاحب (۴) مکرم محمد کلیم خان صاحب (۵) مکرم محمد علی حسین صاحب (۶) اس کے علاوہ ایک بیعت کانپور میں ہوئی دو افراد بیعت کرنے کے لئے آمادہ ہیں اللہ تعالیٰ انہیں مکمل انشراحِ صدر عطا فرمائے اور اُن کے لئے حق کو قبول کرنے کی راہیں ہموار کرے آمین۔

مورخہ ۲۹ رامان ٹھیک ڈیڑھ بجے دوپہر محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب محترم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی اور محترم سید فضل احمد صاحب بھوہ سے بذریعہ کار کانپور کے لئے روانہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے اور ان تمام افرادِ جماعت کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے جنہوں نے اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے رات دن محنت کی اور ہر ممکن تعاون دیا۔ آمین۔

اعلاناتِ نکاح

(۱) مورخہ ۱۱/۴/۸۲ کو الحق بلڈنگ میں مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ انچارج بمبئی نے عزیزہ فریدہ بیگم سلمہا بنت مکرم یو بشیر الدین صاحب ساکن کیناNور کے نکاح کا اعلان مکرم ایم نذیر احمد صاحب ابن مکرم عبد الحمید صاحب ساکن کیناNور کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر کیا تقریب نکاح میں احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت دوستوں کی بھی کثیر تعداد موجود تھی۔ فریقین نے خوشی کے اس موقعہ پر مبلغ دو صد روپے مختلف مدات میں ادا کئے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء خاکسار: یو حسن نائب صدر جماعت احمدیہ بمبئی

(۲) مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ کیرنگ نے مورخہ ۸/۳/۸۲ کو عزیزہ نسیم اختر سلمہا بنت مکرم ڈاکٹر عبد الرشید خان صاحب ساکن مانیکا گوڈا کا نکاح عزیز آصف علی خان سلمہٗ ابن مکرم ہدایت خان صاحب ساکن نیکال کے ہمراہ مبلغ دو ہزار پچیس روپے حق مہر پر پڑھا۔ (۳) مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب نے ہی مورخہ ۱۴/۳/۸۲ کو عزیزہ میزہ بیگم سلمہا بنت مکرم شیخ ستار صاحب ساکن کیرنگ کا نکاح عزیز مسعود خان سلمہٗ ابن مکرم ثناء اللہ خان صاحب ساکن کیرنگ کے ہمراہ مبلغ سات ہزار پچیس روپے حق مہر پر پڑھا۔

قارئین بدر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام رشتوں کو جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے آمین (ادارہ)

جماعت احمدیہ کی تریسٹھویں مجلس مشاورت: بقیہ صفحہ ۵

تشریف آوری اور صدر جگہ پر رونق افروز ہونے سے ہوا۔ حضور نے دعا کروانے کے بعد محترم مرزا عبد الحق صاحب امیر صوبہ پنجاب کو فرمایا کہ وہ سٹیج پر آ کر شوریٰ کی کارروائی میں حضور کی معاونت فرمائیں چنانچہ اس اجلاس کے دوران محترم مرزا صاحب کو حضور کے پہلو میں بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا۔

رپورٹ سب کمیٹی بہشتی مقبرہ پر غور:۔ سب سے پہلے حضور کے ارشاد پر سب کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ کی رپورٹ سب کمیٹی کے صدر محترم اعجاز نصر اللہ صاحب اسلام آباد نے پیش کی اس سب کمیٹی کے اراکین کی تعداد بائیس تھی اس سب کمیٹی کے سپرد ایجنڈے کی تجاویز ۲ اور ۵ تھی ایجنڈے کی تجویز ۲ یہ تھی کہ:۔

"اگر ایک شخص کے بچے جوان ہیں اور ان کی مدد سے کوئی جائیداد بنتی ہے اور وہ کسی باپ کے نام جاتی ہے تو جب وہ شخص وصیت کراتا ہے تو اس طرح وہ ساری جائیداد جو صرف اس موصی کی محنت اور تگ و دو کے نتیجے میں حاصل نہیں ہوئی وصیت میں اس کے نام لکھی جاتی ہے اس لئے مجلس مشاورت غور کر کے کوئی لائحہ عمل تجویز کرے جس سے زیادہ بوجھ نہ پڑے"۔

سب کمیٹی نے اس بارہ میں مندرجہ ذیل تجویز منظور کئے جانے کی سفارش کی۔

"جو جائیداد کسی موصی کے نام ہو اور اس کے بارہ میں موصی یہ لکھ کر دے دے کہ جائیداد کا فلاں جزو میرے فلاں وارث یا عزیز نے بنایا ہے اور وہی اس کا مالک ہے اور جائیداد کا یہ جزو میرے ترکہ کے طور پر تقسیم نہیں ہوگا تو اس صورت میں جائیداد کا مذکورہ جزو موصی کی ملکیت نہیں تصور ہونا چاہیئے"۔

اس تجویز پر جن دوستوں نے رائے دی ان کے نام یہ ہیں مکرم محمد اسحٰق صاحب لاہور مکرم احسان اللہ صاحب، مکرم عبید الرحمٰن ارشد صاحب لاہور، مکرم عتیق احمد صاحب باجوہ واہ کینٹ مکرم ملک محمود احمد صاحب راولپنڈی مکرم ناصر الدین صاحب مری ضلع راولپنڈی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس پر فرمایا کہ یہ تجویز بالکل قابلِ قبول نہیں ہے اس تجویز میں وصیت کی اصل روح کو کچل دیا گیا ہے وصیت کی اصل روح وہ نمایاں مالی قربانی ہے جو مابہ الامتیاز پیدا کرے۔ حضور نے فرمایا تجویز ردّ کی جاتی ہے یہ ناقابلِ قبول، عقل کے خلاف، شریعت کے خلاف اور تقویٰ کے خلاف ہے۔

اس کے بعد ایجنڈے کی تجویز ۵ جزو الف پر سب کمیٹی کی سفارش پیش ہوئی ایجنڈا کی تجویز ۵ کا جزو یہ ہے:۔

طالباتِ علم:۔ شوریٰ کمیٹی کی رائے میں صرف جیب خرچ پر وصیت کرنے کی رعایت صرف طلباء اور طالباتِ علم کے لئے ہی ہونی چاہیئے اس لئے شوریٰ کمیٹی قاعدہ ۳۸۲ الف (رسالہ قواعد وصیت صفحہ ۳۱) میں بعد ترمیم درج ذیل قاعدہ کی سفارش کرتی ہے۔

طلباء یا طالباتِ علم کی وصیت اگر ان کی کوئی آمد یا جائیداد نہ ہو تو صرف جیب خرچ پر ہی منظور ہو سکتی ہے اور جیب خرچ سے مراد وہ رقم ہے جو کھانے کی فیس اور کتب کے علاوہ انہیں ملے بر سر روزگار ہونے یا صاحب جائیداد بننے پر یا طالبات کی صورت میں شادی ہو جانے پر چھ ماہ کے اندر ایسی وصایا کی تجدید ہونی ضروری ہوگی۔

سب کمیٹی نے اس تجویز کو من و عن منظور کرنے کی سفارش کی اس پر حضور نے فرمایا وصیت تو اس کی منظور ہونی چاہیئے جس کی مالی قربانی اس جیسے دوسرے لوگوں کی قربانی کی نسبت مابہ الامتیاز پیدا کرے طالب علم یا طالبہ علم کی وصیت کی کیا ضرورت ہے۔ جیب خرچ تو ماں باپ نے دینا ہے انہوں نے خود نہیں کمایا حضور نے نمائندگان سے پوچھا کیا آپ کے خیال میں مالی قربانی مابہ الامتیاز پیدا کرنے والی ہونی چاہیئے؟ اس پر جملہ نمائندگان نے باوازِ بلند "ہونی چاہیئے" کہہ کر حضور کی تائید کی اس پر حضور نے فرمایا یہ تجویز پھر اگلے سال غور کر کے پیش کی جائے۔ اس کے بعد ایجنڈے کی تجویز ۵ جزو ب کے بارے میں سب کمیٹی کی رائے پیش کی گئی۔ تجویز یہ ہے

غیر شادی شدہ خواتین و بیوگان: غیر شادی شدہ خواتین (جو طالباتِ علم نہ ہوں) اور بیوگان کی وصیت حسب قاعدہ ۳۸۲ ب، رسالہ قواعد وصیت صفحہ ۳۱) ایسی جائیداد پر ہو سکتی ہے جس پر اُن کا گزارہ ہو رہا ہو یا ہو سکتا ہو قاعدہ ۳۸۲ ب یہ ہے "اغراضِ وصیت کے سلسلہ میں دیہاتی کا نام ملاحظہ کیجئے"

نوٹ: جائیداد سے مراد ایسی جائیداد ہے جس پر موصی کا گزارہ ہو رہا ہے یا گزارہ ہو سکتا ہے"

اس پر سب کمیٹی نے اس تجویز کو بعد ترمیم مندرجہ ذیل صورت میں منظور کئے جانے کی سفارش کی۔ "غیر شادی شدہ خواتین (جو طالبات علم نہ ہوں) اور بیوگان کی وصیت ایسی آمد یا جائیداد پر ہو سکتی ہے جس پر اُن کا گزارہ ہو رہا ہو یا ہو سکتا ہو"

حضور نے فرمایا اس تجویز کے مطابق ۲۵ سال کی عمر کی ایک غیر شادی شدہ مستانی جو جان بوجھ کر شادی نہیں کرواتی اور اسلام کے ایک حکم کی خلاف ورزی کرتی ہے اس کی وصیت منظور کر لی جائے گی۔ حضور نے فرمایا کہ اسلام شادی کو بہت اہمیت دیتا ہے اس لئے یہ تجویز نامنظور کی جاتی ہے۔

اس کے بعد ایجنڈے کی تجویز ۵ جزو ج کے بارے میں سب کمیٹی کی رپورٹ پیش کی گئی ایجنڈے کی تجویز ۵ جزو ج یہ ہے:۔ شادی شدہ خواتین کی وصایا کے لئے قاعدہ ۳۸۲ الف و رسالہ قواعد وصیت صفحہ ۳۱ کافی ہیں۔ سب کمیٹی نے اس تجویز کو قبول کرنے کی سفارش کی ... نے اس کو قبول فرمایا اور فرمایا کہ شوریٰ کمیٹی ایک سال اور قائم رہے گی جو باتیں ... ہیں ان کے مطابق قواعد بدل لینے چاہئیں جہاں ضرورت ہو بدلا جائے (باقی آئندہ)

افضل الذکر

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31-5-6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE. 23-9302

CARD BOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA, 700072.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب: تپسیا برادرز

۴۲/۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بون مل

نمبر ۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کے لئے
نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت امام جماعت احمدیہ)

پیشکش: سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2- TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

"AUTOCENTRE" :- تار کا پتہ

ٹیلیفون نمبرز:- 23-5222
23-1652

آٹو ٹریڈرز

۱۶ - مینگو لین - کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے:- ایمبیسڈر • بیڈ فورڈ • ٹریکر HM

ہمارے یہاں ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات بھی

ہول سیل نرخ پر دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS

16- MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ اسکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ

کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!!

آٹو ونگس

AUTOWINGS

32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004
PHONE No. 76360.

رحیم کاٹج انڈسٹری

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین۔ معیاری اور پائیدار
سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔
ایر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES,
17-A, Rasool Building,
MOHAMEDAN CROSS LANE,
Madanpura,
BOMBAY - 400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن ۔ ۲۰۵ ۔ نیو پارک سٹریٹ ۔ کلکتہ ۱۷۰۰۰۱۷ ۔ فون نمبر ۔ ۴۳۴۷۱۷

ارشادِ نبوی

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"بڑے گناہوں میں سے ایک یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے"۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! کیا کوئی آدمی اپنے والدین کو بھی گالی دے سکتا ہے؟ حضورؐ نے فرمایا: "ہاں وہ اس طرح کہ ایک آدمی کسی کے باپ کو گالی دے، دوسرا لوٹا کر اس کے باپ کو گالی دے دے"۔

محتاجِ دُعا: یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

ارشادِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم:-

"کامل ایمان والا مؤمن وہ ہے جس کے اخلاق بہتر ہیں"۔ (سُنن ابوداؤد)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام:-

"یاد رکھو کہ اخلاق انسان کے صالح ہونے کی نشانی ہیں"۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۲۲)

(پیشکش)

"ملاپن موٹرس"

محمد امان اختر ۔ نیاز سلطانہ پارٹنرز

۳۲ ۔ سیکنڈ مین روڈ ۔ سی آئی ٹی کالونی
مدراس ۔ ۶۰۰۰۰۴

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خودنمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(از کشتی نوحؑ)

M.MOOSA RAZA SAHEB & SONS

NO. 6. ALBERT VICTOR ROAD, FORT.

GRAM:- MOOSA RAZA
PHONE:- 605558.

BANGALORE - 2.

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرت ناصر الدین ایدہ اللہ الودود

ریڈیو ۔ ٹی وی ۔ بجلی کے پنکھوں ۔ اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

(ڈرائی اینڈ فرش فروٹ کمیشن ایجنٹ)

غلام محمد اینڈ سنز ۔ کاٹھ پورہ ۔ یاری پورہ ۔ کشمیر

فون نمبر ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام: سٹار بون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

(سپلائرز)

کرشنڈ بون ۔ بون میل ۔ بون سینیوس ۔ ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۲/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن ۔ حیدرآباد ۲۷ (آندھرا)

حیدرآباد میں فون:- ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد موٹر ریپئرنگ ورکشاپ

۴۸۷ ۔ ۱ ۔ ۱۶ سعید آباد ۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA -15.

(پنکھ کرتے ہلکا)

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!